النبض حجۃ من وعیۃ الروح

للہ الحمد والمنۃ کہ ان ایام نزہت

انضمام میں رسالۂ ندرت بیان نادر عنوان معین حکیمان مفید طبیبان

حاوی تفصیل بیان اقسام نبض

اسم بامسمےٰ

رسالۂ تعریف النبض

من تالیف لطیف

طبیب فائق لبیب لائق مستند اطبا سردفتر حکما جامع کمالات صوری

و معنوی حکیم بشیر احمد صاحب گوپاموی

باہتمام بی۔ بی۔ کپور سپرنٹنڈنٹ

(راجہ) رام کمار پریس دار

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں چھپکر شایع ہوا

اعلان۔ اس کتاب کی رجسٹری نمبر ۴ ۱۸۸۷ء پر بحق مطبع ہذا ہوگئی ہے۔

قیمت ۱؎

بعون صناع مکین و منان و فضل خلاق مین و زمان

رسالہ نادر عنوان مفید طبیاں حاوی تفصیل بیان
اقسام نبض مسمّٰی بہ

رسالہ تعریف النبض

مولفہ استاد حکماء مستند اطبا حکیم مرزا بشیر احمد صاحب
گویاموی بہ تحفظ حق تالیف

در مطبع (راجہ) رام کمار وارث مطبع نولکشور سنہ طبع شد

Scanned by CamScanner

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ ہمیشہ فروخت کے لئے موجود رہتا ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے ناظرین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت کتب بھی باعتبار اور مطابع کے ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحون پر بعض کتب طب اُردو درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب طب مختص بعلاج انسان

ترجمۂ اقصرائی شرح موجز۔ کامل در دو جلد کاغذ خانی گندہ۔	معہ ر
زبدۃ الحکمۃ۔	۳ ر
قدرتی سل ودق کا علاج۔ اس چھوٹے سے رسالہ مین اچھے طور سے بیان ہے قابل دید۔ جدید الطبع۔	۸ ر
شفاء الامراض۔ غیر مطبع۔	عہ
مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ۔	۱۳ ر
طب احسائی۔	۱۱ ر
مجمع البحرین۔	ہے
علاج الغربا۔ کاغذ نارنجی۔	عہ ۱۲

ترجمہ اُردو شرح اسباب۔ کامل دو جلد مین۔	ہے ر
ترجمۂ طب اکبر۔	للعہ ر
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی۔ مترجمۂ مولوی عابد حسین صاحب الملقب بہ عالم فاضل۔ جلد اول۔	عہ ۸
" جلد دوم	عہ ۴
" جلد سوم وچہارم	ہے ۴
اکسیر القلوب۔ ترجمہ مفرح القلوب	ع ۱۲
تحفۃ الاطبا۔	۱
ترجمۂ قرابادین شفائی۔	۱۰ ر
قرابادین ذکائی اُردو۔	عہ ۵
ترجمہ زاد غریب۔	۱۲ ر

Scanned by CamScanner

مخزن سلیمانی - ترجمہ اکسیر عربی للعہ ۸ر
ترجمۂ ہر دو جلد قرابادین کبیر - معہ ۸ر
تریاق مسموم - ۳ر
ترجمۂ قانون شیخ الرئیس -
(جلد اول) امور کلیہ طب عا ۱۲ر
(جلد دوم) ادویہ مفردہ - عا ۴ر
(جلد سوم) امراض جزئیہ معہ ۸ر
(جلد چہارم) امراض عامہ ے ر
(جلد پنجم) قرابادین و مرکبات - عہ ۸ر
دستور النجات عن مصائب الحمیات ۸ر
ترجمہ علاج الامراض - عا ۸ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزۃ
شیخ الرئیس - عہ ۹ر
مجربات اکبری - ۱۲ر
رموز الحکمۃ - ۳ر
معالجات احسانی - ۰۷ر
مرکبات احسانی - ۹ر
رسالۂ قارورہ - ۰۱ر
عجالۂ مسیحی - ۰۱ر

رسالہ معالجہ تپ و لرزہ - ۰۲ر
کیمیاے عناصری - ترجمہ قرابادین
قادری - عہ ۱۲ر
مجموعۂ میزان الطب اردو - مع پنج
رسالہ - عا ر
اکسیر الامراض - ۱۳ر
مجربات بشیر - علاج قوت باہ ۰۳ر
اردو ترجمۂ دستور العلاج عا ۲ر
ترجمہ قانونچہ - اردو مع رسالہ قبریہ ۸ر
ترجمہ کامل الصناعہ - کامل در دو جلد عہ
ترجمہ کفایہ منصوری - عہ ۶ر
ترجمہ نفیسی - بزبان اردو صہ ر
تحقیقات انسانی - ۶ر
قرابادین احسانی ۹ر
ترکیب العلاج عہ ۱۲ر
انیس الغربا - معروف بہ علاج الامراض
مجرب و آزمودہ نسخے - ۰۳ر
رسالہ ادویہ - باشندگان دیہات
کے لئے مجرب نسخے - ۰۱ر

Scanned by CamScanner

صحیفۂ حکمت غریبہ۔ جسمین اکثر نسخے معین حمل کے لکھے ہین بے اولادوں کو بہت مفید ہے ۴ر	ہندوستانی گھرون مین تیمارداری حصہ اول عا ر " حصۂ دوم عہ

قرابادین نجم الغنی یون تو آپ نے سیکڑون کتابین اس فن کی دیکھی ہونگی۔ مگر ہم دعوے کے ساتھ آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ فن طب مین ایسی جامع کتاب آپکی نظر سے شاید نہ گذری ہو جس میں خصوصیت کے ساتھ ہر ایک مرض کے مجرب اور تیر بہدف نسخے درج ہون مصنف علام نے جہان اپنے مجربات کو اس کتاب مین جمع کیا ہے وہان وہ نسخے بھی لکھے ہین جو حکماء حذاق سے مصنف کو پہونچے اور جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ حکماء متقدمین کے وہ نسخے مایۂ ناز تھے۔ اور چونکہ مصنف خاندان حذاقت کے ایک رکن ہین۔ اسلئے جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے وہ ہر صورت مین قابل اعتماد ہے۔ اکثر نسخے بالکل سہل الحصول لکھے ہیں جس کی وجہ سے اہل شہر اور دیہات برابر مستفید ہو سکتے ہین قیمت صرف ہے ۴ر

خزانۃ الادویہ اردو مفردات طب مین ایسی جامع کتاب بزبان اردو آجتک شائع نہیں ہوئی اس مین جملہ ادویہ کے ہر زبان مین "یعنی عربی فارسی اردو انگریزی" نام اور اُن کے خواص کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج کیا ہے مقدار خوراک، مزاج دوا اور شناخت ادویہ کو بالتفصیل درج کیا ہے ہمارے خیال میں خواص ادویہ میں بجائے سیکڑون کتابوں کے صرف یہی ایک کتاب دیکھ لینا کافی ہے۔ کاغذ اور چھپائی نہایت نفیس بوجہ ضخامت چار جلدون مین یہ کتاب شایع کی گئی ہے اور قیمت مجموعی ہر چہار جلد۔ عہ ر

المشتہر

منیجر (راجہ) رام کمار بکڈپو حضرت گنج لکھنؤ

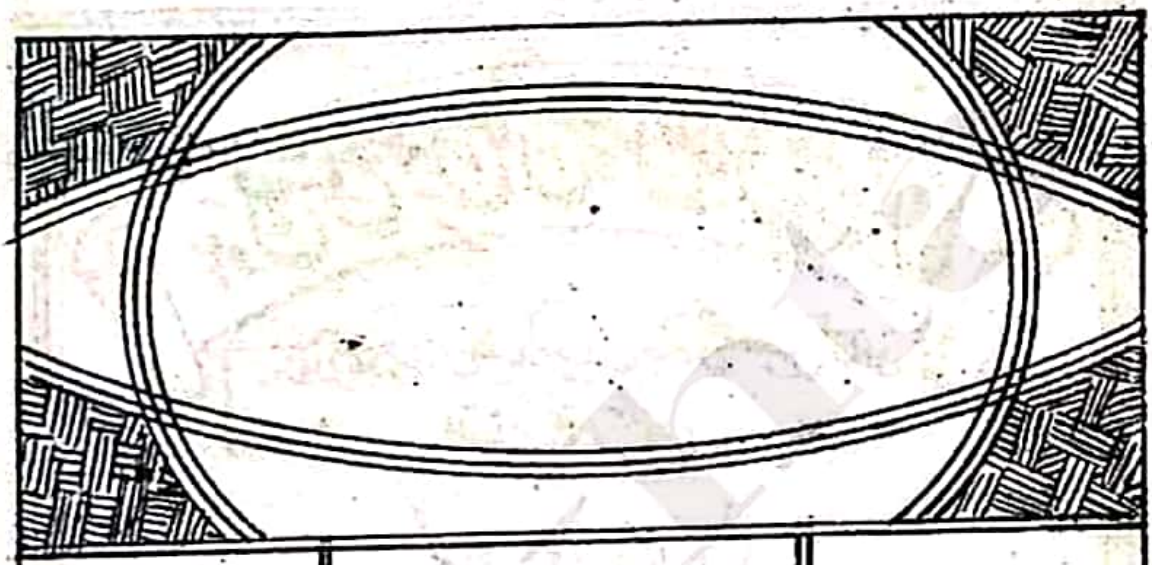

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایسا دانش آفریں کہ جس نے ذرۂ تیرۂ خاک کو آئینہ جہاں نما بنایا اور نسیم جان سے ویران خانۂ تن میں رنگ گلستان جمایا **نظم**

بہار حسن از گل کرد پیدا
فگند از پوست بیروں راز گل را

ز شاخ و برگ تن گلدستہ بستہ
کہ رنگ روے مہر و مہ شکستہ

زخون بر چہرہ ہا مالید غازہ
بمغز و پوست کردہ عہد تازہ

بہ رگ آوردہ از خون آب در جوئے
ز نشتر مو بمو بشگافتہ موے

بچشم کم مبیں اے جان رگے را
بجائے بردہ است آخر تگے را

ز رگ باشد زبانے بہر تشریح
بود گم آنکہ دریابد بہ تصریح

ز نبض احوال دل برجستہ گفتہ
ز باطن رازہا سربستہ گفتہ

تعالے اللہ زہے قادر حکیمے
دم عیسے بود از وے نسیمے

ہر جنس سے ایک سکون عیاں کیا اور ہر سکون سے آرام جان پیدا کیا سکون سامعہ مشتاق حرکت زبان شیرین گفتار ہے اور تسکین نیمجان وابستۂ جنس نبض درست رفتار ہے **نظم**

ندانم چہ در نبض بنہادۂ	کزو راز سربستہ بکشادۂ
چہ باشد در انگشت ہشیار مرد	کہ دریابد از نبض رنجور درد
چہ نورست در دیدۂ دیدہ ور	کہ از چہرہ دارد بباطن نظر
چہ کردی رگے را کہ خونبار شد	ہم از خون گرفتار آزار شد
دریں لحم و شحم آدمیت ز تست	دریں پوست مغز از تو تولید جست

شکر اس کا اندازۂ تحریر و تقریر سے زیادہ ہے جس نے انسان کے دیدۂ دل کو بینائے حکمت بالغہ کیا اگر بغور دیکھا جائے تو ہر رگ تن چشمۂ نور اور ہر موے بدن فتیلۂ شمع طور ہے **شعر**

نہفتہ در بدن نورے ز جانہا	ز دیدہ کرد پیدا نا بدانہا

پسندیدہ ترین سخن نعت ختم رسل ہادی سبل ہے کہ قانون شریعت سے سقیمان بستر ضلالت کو داروے شناسائی طریقت سے شفا دی اور نبض شناسی حقیقت کی مزاج دانان شریعت کو مخزن اسرار رسالت سے عطا کی **نظم**

طپش نبض در محبت اوست	نوشدار وے آں ز طلعت اوست
آتشے گر ترا بہ سینہ بود	مے مہرش در آبگینہ بود

دردا واز دو صد دوا بہتر	خاک راہش ز توتیا بہتر
پس ز خاک رہش شفا خیزد	از در عشق او دوا خیزد
ہم شفیع الورے ورا خوانند	ہم امام الہدے ورا دانند

صلے اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام اما بعد خاکسار **بشیر احمد** بن **مرزا احمد بیگ** بن **مرزا حکیم قادر بخش** صاحب مرحوم ومغفور گوپاموی متعلق ضلع ہردوئی عرض پرداز ہے کہ بعد تالیف وطبع رسالہ **معیار الحکمت** وخوان **حکمت** و**بیضاوی حکمت** معروف برسالۂ **آتشک** و**تحقیقات نادرۂ طبی** معروف **بمفردات ہندی** و **مجربات بشیر** معروف برسالۂ **قوت باہ** و**گنجینۂ بیدک** کہ جنمیں اکثر مدحت نامور رئیسان والا تبار ونوئینان نامدار تحریر ہوئی اس ہیچمدان کو یہ ندامت دامنگیر ہوئی شعر

گل ببستان وبلبل اندر راغ	سوخت از نغمہ برچمنہا داغ

اور کیونکر خجالت نہ ہوتی شعر

خواجہ اش بندہ پرور افتادہ	بندہ در بندد یگر افتادہ

لیکن دل خزان رسیدہ ندامت کو ان اشعار آبدار سے تازہ وشگفت۔ اور غازۂ مدحت ممدوح الخطاب سے رخسار شاہد مراد کو ہر ہفت کرتا ہوں نظم

من شہری داوست شہر یارے	گر شد سخنم بہر دیارے

دانند کہ از کدام شہرم	در بارگہ کہ شاد بہرم
باشد ہم ازین فروغ نامش	کایں تافتہ مہ ز طرف بامش

اگرچہ بسجہ گردانی صریح ہوئی مگر انجام کار باز گشت سوے امام تسبیح ہوئی زبان تبائید فکر رسا و طبع ندرت زا آمادۂ خوش بیانی ہے وخامہ بمدد زبان گوہر بار دانامل دستیار مستعد مشک فشانی مگر فرصت دراز اور بخت دمساز چاہیئے کہ ایسے نامدار باوقار خرد ور بندہ پرور دولتمند بخت بلند کا ایک حرف اس کے وصف کتاب سے بیان کیا جاوے دانش پناہ فلک دستگاہ شہریار کشور دانشوری مشہور آفاق بغربا پروری چمن آراے دولت گلشن پیرائے حشمت سرخیل خردمندان آفاق بموشگافی و نکتہ طرازی سرگروہ سخن سنجان زمانہ بطلاقت وسخن پردازی زلّہ ربا اسکا جود حاتم طائی تعلیم یافتہ اُسکا دم مسیحائی دارو سے جان دردمندان چارہ ساز بیچارگان مستمندان فیاض زمانہ فیضرسانی بیں یگانہ حاصل بحروکان پس ماندہ اسکی نعمت خانہ سخاوت کا کیمیا گر خورشید خاک بردار اسکے دروازۂ ہمت کا وہ دریا دل کہ لعل و گہر اس کے روبرو پشیزہ مستغنی الطبع کہ معدن سیم وزر اس کے سامنے ناچیز ہلال رکاب سپہر احتشام والاخطاب عالیمقام جناب نواب **نصیر الاسلام خانصاحب** بہادر ادام اللہ اقبالہ بنظم

نام برآوردہ بہ گو پا مؤ	نیک تن و نیک دل و نیک خو

شہر از ذرہ کش یونان زمیں	عقل بدر بانی او دلنشیں
نیست بر اخلاق عالم چیرہ او	زندہ کند مردہ دل از گفتگو

یہ رسالہ کہ نامزد بہ **تعریف النبض** ہے خاص بنام نامی اُسی نامدار ذوی الاقتدار کے نقش پذیر ہے کہ دعاے ترقی دولت و جاہ اِسکی طراز دامن دل ہے اور وظیفہ خیر سگالی اسی کا خمیر آب و گل در تقسیم اِس رسالہ کی ایک مقدمہ و پانچ فصل اور خاتمہ پر کی گئی ہے مقدمہ مشتمل ہے دو قانون پر واضح ہو کہ نبض حرکت شریان رگ جہندہ کو کہتے ہیں جو ناشی ہے بتجویف ایمن قلب سے اور اس حصّۂ قلب میں روح حیوانی زیادہ ہے بہ نسبت خون کے کیونکہ یہ حصّہ قلب کا معدن ہے روح حیوانی کا اور شریان نرم مانند عصب کے ہے لمس میں اور سخت ہے ٹوٹنے میں مثل عصب کے اور اِسکی سطح داخلی میں غشاء رقیق مثل جالے مکڑی کے موضوع ہے اور مخلوق ہے کیفیات عصب سے متخلخل اور مجوّف ہے تاکہ روح حیوانی کو تمام اعضا میں پہونچادے اور خون مثل مرکب کے اسکے ساتھ موجود ہے اور مسامات جلد اور ریہ سے جذب ہوا کر کے حدت روح حیوانی کو اعتدال میں لاتی ہے اور شریان ذی حس نہیں ہے تاکہ حرارت خون و روح و حرکت اخلاط سے متاذی ہو کیونکہ ذی حس ہوتی تو متاذی ہونے سے محفوظ نہ رہتی اور حرکت شریان کی اگرچہ بدیہی ہے مگر حکما نے

اختلاف کیا ہے کہ حرکت اِسکی بالذات ہے یا بالقسر باتباع قلب کے مگر
مؤلف کے نزدیک حرکت شریان کی بالذات نہیں ہے جیسا کہ آگے بیان
کیا جاوے گا اور شریان میں دو طبقے ہیں اور فائدہ دو طبقہ ہونے کا یہ ہے
کہ روح حیوانی کو جو مادۂ حیات ہے محفوظ رکھے اور کوئی آفت نہ پہونچنے
دے شریان کے ذریعہ سے احوال قلب و دیگر اعضا کا دریافت کیا جاتا
ہے اب یہاں پر اس بات کا بیان کرنا ضرور ہے کہ ہاتھ کے شریان کو تمام جسم
کے شریان پر کیوں ترجیح دی گئی ہے باوجودیکہ حرکت نبض کی تمام شریان سے
ظاہر ہے یہ امر بدیہی ہے کہ سکتہ دقویہ میں کوئی شریان متحرک نہیں رہتی ہے
بجز شریان معاء مستقیم کے اور حرکت اس شریان کی بقاے حیات تک رہتی
ہے اور حس ولمس سے معلوم ہوتی ہے مگر شریان ساعد کہ ہر وقت متحرک رہتی
ہے لہذا بچند مصلحت اُسکا دیکھنا ضروری تصور کیا گیا ہے اوّل یہ شریان
مقابل دل کے واقع ہے جو مبدء نبض کا ہے دوسرے ہاتھ کو ہر شخص دکھلا
سکتا ہے اور شرم نہیں کرتا حتیٰ کہ عورات پردہ نشین بخلاف اور اعضا کے
تیسرے شریان ہاتھ کی بخوبی نمایاں اور وہ گوشت میں پوشیدہ نہیں ہے
بخلاف اور شرائین کے چوتھے یہ شریان بخارات وغیرہ سے ممتلی نہیں ہے
مثل شریان دیگر کے پانچویں شریان ہاتھ کی باریک نہیں ہے جس کا
دیکھنا مشکل ہو مثل شرائین اور اعضا کے چھٹے شریان نبض کی بمقابلہ

اور شرائین کے وسیع ہے اور بوجہ وسعت کے روح حیوانی اسمیں زیادہ ہی
بدیں وجہ احوال قلب بخوبی معلوم ہوتا ہی **قانون اوّل** بیان شرائط نبض دیکھنے
میں جسکا جاننا طبیب کو ضرور ہے کس لیے کہ یہ معاون ہے دریافت حال
مریض میں **شرط اوّل** طبیب کو معتدل المزاج صحیح الطبع ہونا چاہیئے
تاکہ تجویز اسکی اعتبار کے قابل ہو **شرط دوسری** اُنگلیاں طبیب کی
لطیف ہوں تاکہ حرکت نبض کی بخوبی معلوم کرسکے **شرط تیسری** طبیب کو
چاہیئے کہ نبض کو انامل سے دیکھے یعنی اُنگلیوں کے سر سے اس واسطے
کہ قوت حساسہ انملہ کی زیادہ ہے بہ نسبت تمام جسم کے **شرط چوتھی** نبض کو
چار اُنگلیوں سے دیکھیں یعنی مسبحہ اور وسطیٰ اور بنصر اور خنصر کو ابہام دست
کی طرف رکھیں اور مسبحہ کو طرف ساعد کے کس واسطے کہ شریان نزدیک
ابہام کے زیادہ معلوم ہوتی ہے بخلاف ساعد کے پس مسبحہ کو جسکو حس سب
اُنگلیوں سے زیادہ ہے ساعد کی طرف رکھتے ہیں **شرط پانچویں** طبیب
کو چاہیئے کہ نبض کو عرصہ تک دیکھے حتیٰ کہ تیس ۳۰ بیس ۲۰ نبضہ حاصل ہوں کیونکہ
اِس درمیان میں بخوبی حالات تغیرات کے معلوم ہوجاتے ہیں اور ادنیٰ
مدت نبض دیکھنے کی بارہ نبضہ ہیں **شرط چھٹی** طبیب کو چاہیئے کہ وقت
دیکھنے نبض کے آنکھوں کو بند کرلے تاکہ خیالات ظاہری اُسکے دل سے دور
ہوں اور دل اس طرف متوجہ ہو **شرط ساتویں** طبیب کو چاہیے کہ نبض

مریض کی اسوقت دیکھے کہ مریض کو خشم اور غم اور فرح اور امور نفسانی اور
بدنی مثل ریاضت اور حمام اور خواب مفرط اور گرسنگی اور سیری اور مثل
اسکے جو تغیر دہندہ ہیں لاحق نہ ہوں کیونکہ ایسی حالتوں میں نبض قابل
اعتبار کے نہیں ہوتی ہے **شرط آٹھویں** طبیب کو وقت ملاحظہ نبض کے
اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس مقام میں جہاں مریض موجود
ہے اُسوقت شور وغل اور صدمات قویہ جو باعث تشویش طبیعت کے ہوں
نہ ہوں اور مریض اور طبیب دونوں خاموش ہوں **شرط نویں** طبیب کو چاہیے
کہ بعد ملاقات مریض کے تھوڑا زمانہ توقف کرے اور اول مزاج پرسی وغیرہ
میں مصروف ہو اور بعدہ نبض دیکھے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض کو ملاقات
طبیب سے فرح مفرط یا شرم یا خوف لاحق ہوتا ہے اور ایسی صورت میں
بوجہ تغیر حال کے نبض قابل اعتبار کے نہیں ہوتی **شرط دسویں** نبض داہنے
ہاتھ کی داہنے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے دیکھے **شرط گیارھویں**
طبیب کو چاہیئے نبض میں اول قوت اور ضعف کو دریافت کرے اگر نبض قوی
معلوم ہو تو انگلیوں سے دبا کر دیکھے اور اگر ضعف معلوم ہو تو انگلیوں کو
سبک رکھے تاکہ حرکت اُسکی موقوف نہ ہو جاوے **قانون دوسرا** نبض
دکھانے کے بیان میں۔ مریض کو واجب ہے کہ جسوقت طبیب کو نبض دکھائے
یہ شرائط نگاہ رکھے **شرط اول** مریض کو چاہیے کہ نبض طبیب کو چار زانو

بیٹھ کر دکھاوے شرط دوسری مریض کو لازم ہے کہ کوئی چیز مثل تعویذ وغیرہ
کے ہاتھ میں نہ باندھے اور نہ کمر کسے شرط تیسری مریض کو چاہیے کہ وقت
دکھانے نبض کے ہاتھ کو پہلو کے مقابل رکھے شرط چوتھی ہاتھ کو نہایت آرام
اور سکون سے رکھے اور بغل کے نیچے گدھا نہ رہنے پاوے فصل اول حالات نبض
مرکبہ میں اور یہ مشتمل ہی سات نوع پر نوع اول تعریف نبض ہین واضح ہو کہ
نبض لغت میں حرکت کرنے کو کہتے ہیں قال الحکما النبض حرکۃ من ادعیۃ[1]
الروح من انبساط و انقباض لتبرید الروح بالنسیم و اخراج الفضلات الدخانیۃ
یعنی نبض ایک حرکت ہی ادعیہ روح سے اور مرکب ہی انبساط و انقباض سے
واسطے سردی پہونچانے روح کے ساتھ ہوا کے اور دفع کرنے فضلات دخانیہ کے
مخفی نہ رہے کہ انبساط کشادہ ہونے رگ کو کہتے ہین کشادگی اسکی واسطے
جذب کرنے ہوا کے ہوتی ہے تاکہ حدت روح کی بوجہ پہونچنے ہوائے سرد کے دفع
ہو اور انقباض بند ہونے رگ کو کہتے ہیں اخراج فضلات دخانیہ کا بدون انقباض
کے ممکن نہین پس ثابت ہوا کہ نبض اس حرکت کو کہتے ہیں کہ جو مکان روح حیوانی
سے پیدا ہوا اور مرکب ہو انبساط اور انقباض سے اور ہر نبضہ مرکب ہے دو حرکت
اور دو سکون سے کس لیے کہ حرکت کے لیے جبکہ اپنی حد کو پہونچتی ہے سکون لازم ہی
اگرچہ وہ سکون ظاہر نہ ہو اور جو سکون کہ بعد انبساط اور قبل انقباض کے پیدا ہوتا ہے
اسکو ظاہری یعنی خارجی اور سکون تحیطی کہتے ہین یعنی انبساط آخر اور جو سکون کہ بعد انقباض
ابتدا

[1] ادعیہ جمع دعا جسمین روح حیوانی بھرتی ہے ۱۲

اور قبل انبساط کے واقع ہوتا ہی اسکو سکون باطنی اور مرکزی کہتے ہین اور قید
آخر انبساط اور اول انقباض کی اسواسطے کی ہی تاکہ سکون مطرقی کہ بعد قرعۂ اول
اور قبل قرعۂ ثانی کے واقع ہوتا ہی اعتبار سے خارج ہو جاوے ورنہ لازم
آتا ہی کہ مطرقی مرکب ہو چار حرکت اور چار سکون سے اور یہ خلاف ہی البتہ بعض
حکماء نے یہ شبہہ کیا ہی کہ حرکت نبض کو مرکب نہ کہنا چاہیئے کیونکہ زمانۂ واحد مین
حرکت انبساطی اور انقباضی معلوم نہین ہوتی ہے اس نظر سے کہ ہر شے کی ترکیب
مین اجتماع اجزاء ما یترکب عنہ کا ہونا شرط ہی۔ وہذا لا یوجد فی النبض دفع شبہہ
یہ ہی کہ مرکب دو نوع ہی ایک خارجی دوسرے ذہنی پس جو ترکیب مشہور ہی خارجی ہے
اور ترکیب نبض کی ذہنی ہی پس اسکو مرکب ساتھ انبساط اور انقباض کے کہنا
جائز ہے کذا قال محمد اقسرائی نوع دوسری تعریف حرکت میں اور یہ مشتمل ہے

آٹھ قسم پر قال الحکماء الحرکۃ ہی الخروج من القوۃ الی الفعل علی التدریج
او لیسیرًا لیسیرًا لا دفعۃً یعنی حرکت اسکو کہتے ہین کہ جو برآوے بالقوی سے طرف
بالفعل کے بہ آہستگی نہ ایکبارگی اور یہ قید اسواسطے کی گئی ہی تاکہ کون و فساد
تعریف حرکت مین داخل نہ ہو کیونکہ جو شی دفعۃً قوت سے طرف فعل کے خارج
ہوتی ہی اسکو کون کہتے ہیں اور اگر وہی شی دفعۃً زائل ہو جاوے اسکو فساد کہتے
ہین پس ثابت ہو گیا کہ حرکت نبض کی خلاف اسکے ہے اسواسطے کہ حرکت میں
شرط ہی کہ متحرک اسکا صورت نوعیہ اپنی پر قائم رہے بعد تحرک کے بخلاف کون

وفساد کے کہ تغیر صورت لازم ہی ارسطو کا قول ہی انہا کمال اول لما بالقوۃ من جہۃ ما ہو بالقوۃ یعنی حرکت کمال اول ہی اس شی کا کہ بالقوۃ ہی اس جہت سے کہ بالقوۃ ہی پس بقول اسکے ثابت ہی کہ شی بالقوۃ نسبت شی بالفعل کے ناقص ہی پس بالقوۃ کو طرف بالفعل کے آنا کمال ہی اسواسطے کہ کمال امر لاحق کو کہتے ہین کہ جو حاصل ہوتا ہی اس شی سے کہ بالفعل اسمین موجود نہ تھا اور کمال جو حرکت نبض مین بیان کیا گیا ہی یہ قابل اعتبار کے نہیں ہی اسواسطے کہ امر لاحق اور غیر لاحق دونون پر اطلاق کمال ہوتا ہی اور قید مین جہۃ ما ہو بالقوۃ کی اگر نہ ہوتی تو بالفعل کمال ثانی اور حرکت کمال ثالث ہوتا پس معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حرکت کمال ثانی ہی اور بالفعل کمال ثالث **افلاطون کا قول** ہی انہا کون الجسم فی امر من الامور بحیث یکون حالہ فی کل آن یعرض مخالفا لحالہ قبل الآن وبعدہ یعنی حرکت ہونا جسم کا ہی بیچ کسی امر کے امرون سے ساتھ اس حیثیت کے کہ ہووے حال اسکا ہر آن کہ لاحق ہووے مخالف حال کے کہ قبل اور بعد اس آن کے ہی یعنے ہر آن مین حال اس کا مخالف ہو آن ماضیہ اور آیندہ سے اب جاننا چاہیئے کہ حرکت آٹھ قسم کی ہی چار کو اطبا نے دلائل سے ثابت کیا ہی از روے قطع مسافت کے اول اینی دوسری قسری تیسری ارادی چوتھی طبعی مگر حکما نے حرکت عرضی کو کہ جو حرکت ذاتی مین شامل ہے خارج کیا ہی چنانچہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیان کی جاتی ہین قسم اول بیان حرکت اینی مین حرکت اینی اس حرکت کو کہتے ہین کہ منتقل ہو اپنے مکان سے دوسرے

مکان کی طرف اور یہ عام ہی اس بات سے کہ مکان حقیقی ہو یا مجازی اور مثال
اسکی نقل کوزہ پر آب سے ظاہر ہوتی ہی کہ اسکو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنا انتقال
حقیقی مکانی ہی اور چونکہ مکان حقیقی پانی کا کوزہ ہی اور مکان مجازی سطح حاوی کوزہ
پس انتقال اسکو نہین ہوا مگر مکان مجازی سے اور حرکت اینی کو مکانی بھی کہتے ہین
اور معنی مکان کے مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ مراد اُس سے سطح باطن جسم حاوی کی ہے
کہ جو مماس ہو سطح ظاہر جسم محوی کے اور یہی مذہب ارسطو کا ہی اور نزدیک بعض کے

مقصود اُس چیز سے ہے کہ وہ منع کرے اُس چیز کو نزول سے ہو المشہور بین الناس
اسی واسطے سب لوگ زمین کو مکان حیوانی کہتے ہین نہ مکان ہوا پس معلوم ہوا
کہ نزدیک ارسطو کے ارض کو مکان ہوا کہنا درست ہے اسواسطے کہ وہ حاوی ہے
اوپر سطح ارض کے مگر یہ قول قابل اعتبار کے نہین ہی اسواسطے کہ مکان اسکو کہتے
ہین جو قابلیت رکھتا ہو داخل ہونے ابعاد ثلاثہ جسم کو قسم دوسری حرکت قسری
مین اس حرکت مین تبدل جزاء شی سے واقع ہوتا ہی اور یہ دو نوع ہی اول غیر پر
قیاس کرنے سے معلوم ہو جیسے مستدیر اپنے مرکز پر حرکت کرتا ہی مانند حرکت چکی و فلک
کے دوسری بنظر نفس شی کے واقع ہو مانند حرکت قیام کے قاعد کو اور حرکت قعود
کی واسطے قائم کے اور ظاہر ہی کہ ان حرکات مین تبدل جزاء شی متحرک مین واقع
ہوتا ہی مخفی نہ رہے کہ اجتماع حرکت مختلفہ کا متحرک واحد مین بزمان واحد
ممکن الحصول ہی اسواسطے کہ ہر شی حیثیت مختلفہ رکھتی ہی کیونکہ حرکت اپنی اور

حرکت وضعی مین کسی قدر فرق واقع ہی پس معلوم ہوا کہ حرکت وضعی کو حرکت مکانی شرط نہین ہی اور حرکت اپنی کو حرکت وضعی شرط ہی قسم تیسری حرکت کمی جو متعلق ہے ساتھ مقدار کے اور یہ دو نوع ہی ایک باعتبار زیادتی حجم کے دوسری باعتبار نقص حجم واضح ہو کہ زیادتی حجم کی دو حال سے خالی نہین ہی ایک یہ کہ جو بوجہ زیادتی وزن کے واقع ہو مانند فربہی نمو کے دوسری یہ کہ بغیر زیادتی وزن کے واقع ہو مانند پھولنے روئی اور اسفنج کے اور اسکو تخلخل غیر حقیقی کہتے ہین اور جو بہ نسبت لاحق ہونے کیفیت کے ہوتا ہی اُسکو تخلخل حقیقی کہتے ہین مانند گھلنے یخ کے اور یہ امر نہین ہو سکتا ہی مگر ساتھ حرارت کے اور جو بوجہ نقصان حجم کے ہو اُسکی دو قسمیں ہین اوّل بعض اجزاء شی کے فنا ہو جاوین مانند ذبول اور ہزال کے دوسری باوجودیکہ تمام اجزاء باقی رہین مگر نقصان حجم مین پیدا ہو اور اُسکی بھی دو نوع ہین اوّل بوجہ تماسک اجزاء شی کے پیدا ہو مانند پانی کے جسوقت اسکو کسی ظرف مین رکھین وہ بستہ ہو جاوے یا ہوا کہ بالقسر منبسط ہوئی ہو اور مثال اُسکی یہ ہی کہ جب دہن شیشہ کو اپنے مُنھ مین لگاتے ہین اور ہوا اس سے منجذب کرتے ہین اور فوراً دہن شیشہ کو انگلی سے دبا کر پانی مین اُلٹا ڈالدیتے ہین تو پانی شیشہ مین داخل ہوتا ہی اور یہ اثر بجز نقصان حجم کے پیدا نہین ہوتا ہی دوسری بوجہ خارج ہونے جسم غریب کے کہ علت تخلخل جسم کی حاصل ہو مانند روئی اور ابر مردہ کے ہوا سطے کہ بوجہ خارج ہونے ہوا کے ناقص الحجم ہو جاتے ہین پس نقصان حجم مین جس طور پر ہو

اسکو اطبا تکاثف کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین تکاثف حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی کے واسطے تماسک اجزا شرط ہی اور غیر حقیقی کے واسطے خارج ہونا جسم غریب کا لازم ہی **چوتھی** حرکت کیفی جو از روے کیفیت کے واقع ہو یعنی کیفیت سے مانند آب گرم کے کہ وہ بتدریج سرد ہو اور قید تدریج کی اسواسطے ہے کہ استحالہ مین فرق نہ واقع ہو اور بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ حرکت کیفی سب کیفیتون مین نہین پیدا ہوتی ہی بلکہ محض انہین کیفیات مین پیدا ہوتی ہی جو قابلیت اسکی رکھتے ہین مانند شدت وضعف کیفیات اربعہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کے اور نیز ان چیزون مین جو کہ اُنسے تعلق رکھتی ہین مانند سفیدی اور سیاہی کے اور جو شے شدت اور ضعف قبول نہین کرتی اسمین حرکت کیفی واقع نہین ہوتی **قسم پانچوین** حرکت عرضی کے بیان مین۔ جو کہ تابع حرکت جسم دوسرے کے ہو مانند حرکت سواری کشتی کے جو تابع حرکت کشتی کے ہی اور حرکت آب کوزہ کی جو تابع حرکت کوزہ کے ہی **قسم چھیٹی** حرکت قسری کے بیان مین۔ جو تابع حرکت جسم دوسرے کے نہ ہو لیکن محرک غیر کی محتاج ہو مثلاً پتھر کا اوپر کو جانا اسکے اختیار سے باہر ہے اور نیچے آنا اُسکا اسکے اختیار مین ہی پس حرکت پتھر کو جو اوپر کو ہوئی اسکو قسری اور جو حرکت نیچے آنے سے پیدا ہوئی اسکو حرکت طبعی کہتے ہین **قسم ساتوین** حرکت ارادی کے بیان مین جو تابع دوسرے جسم کے نہ ہو بلکہ محرک اُسکا نفس متحرک مین موجود ہو لیکن شعور اسمین شرط ہی مثلاً چلنا پھرنا حیوانات کا **قسم آٹھوین**

حرکت طبعی کے بیان مین جو تابع جسم دوسرے کے نہ ہوا ور محرک نفس متحرک
مین موجود ہو مگر شی متحرک محض بے شعور ہو مثلاً حرکت پتھر کی جو اوپر سے نیچے کو
آتا ہی بالطبع بلا شعور ہی **نوع تیسری** اس بیان مین کہ حرکت نبض کی کون
ہے۔ نزدیک جمہور اور محمد اقسرائی کے مکانی ہی اس دلیل سے کہ حرکت مذکور مرکب
ہے انقباض اور انبساط سے انقباض اسکو کہتے ہین کہ اجزا شریان کے متحرک
ہون کنارے سے طرف وسط کے اور انبساط مراد اُس حرکت سے ہے کہ شریان
وسط سے کنارے کو حرکت کرے پس اس مجموعہ کو حرکت مکانی کہتے ہیں اسواسطے
کہ فضائے متوسط وسیع ہوتی ہی وقت انبساط کے اور تنگ ہوتی ہی وقت
انقباض کے قرشی کے نزدیک حرکت مکانی ثابت نہین ہوتی ہی اسواسطے کہ
حرکت مکانی کو خارج ہونا مکان سے لازم ہی اور شریان فقط منبسط اور متحرک
ہوتی ہی اپنے مکان مین پس اسکے نزدیک حرکت نبض کی وضعی ہی اور بعضون کے
نزدیک حرکت کمّی ہی اسواسطے کہ شریان لا محالہ متخلخل ہوتی ہی وقت انبساط کے
اور متکاثف ہوتی ہی وقت انقباض کے اگر ایسا نہ ہوتا تو تداخل جسم مین لازم آتا
اور یہ محال ہی پس ثابت ہوگیا کہ حرکت نبض کی کمّی ہی **فاضل علامہ اور**
صاحب نفیسی کے نزدیک نبض مین دو حرکتین ہین اینی و کمّی مگر بعض نے
حرکت اینی کو تسلیم کیا ہی نہ کمّی کو **محمد اکبر ارزانی** نے حرکت اینی اور وضعی اور
کمّی کا مجتمع ہونا نبض مین قیاس کیا ہی اور کیفی کا احیاناً واقع ہونا کس لیے کہ جمع

ہونا حرکات مختلفہ کا متحرک واحد مین زمان واحد مین محال نہین ہی از روے
حیثیت مختلفہ کے **نوع چوتھی** اس بیان مین کہ حرکت نبض کی انقباضی اور
انبساطی ہی یا تو تیری بعض کے نزدیک حرکت نبض کی تو تیری بطریق صعود اور
نزول یعنی چڑھاؤ اُتار کے ہے اور حرکت انبساطی اور انقباضی معلوم نہین ہوتی
اس دلیل سے کہ اگر نبض مین حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی تو ضرور وقت
انبساط کے عرض مین زیادہ اور وقت انقباض کے کم معلوم ہوتی کس واسطے کہ اگر
ایسا ہوتا تو بروقت دیکھنے نبض کے اجزا اسکے اُنگلیون سے بوجہ انبساط کے ملتے
جاتے اور بوجہ انقباض کے علیحدہ ہوتے تردید اسکی اس دلیل سے کی گئی ہی کہ نہ معلوم
ہونا اسکا انبساط اور انقباض کو باطل نہین کرتا اسواسطے کہ جب تفاوت درمیان
قبض اور بسط کے باوجود قلت تفاوت کے محسوس نہین ہوتا ہی تو زیادتی اور کمی کیونکر
معلوم ہوسکتی ہے اور اتفاق ہی جمہور کا حرکت نبض کے انبساطی اور انقباضی ہونے
پر اور یہی مؤلف کا مذہب ہی **نوع پانچوین** اس بیان مین کہ محرک نبض کا کون ہے
جالینوس کے نزدیک قوت حیوانی ہی اور عام اس سے کہ قوت مذکور متحد ہو ساتھ
شخص کے قلب اور شرائین مین یا مختلف ہو شخص سے اور بعض کے نزدیک محرک
قوت طبعی ہی اور بعضون نے محرک جاذبہ اور دافعہ روح کو قرار دیا ہی اور بعض نے
قلب کو محرک ٹھہرایا ہی یعنی جنس شرائین کی جنس قلب سے حاصل ہوتی ہی جیسا کہ
درخت کی جڑہ کو حرکت دینے سے اُسکی تمام شاخین متحرک ہوتی ہین اور بعض نے

روح اور خون موجودہ شرائین کو قیاس کیا ہی **قرشی** کے نزدیک محرک قوت ارادی ہے
نوع چھٹی اس بیان مین کہ حرکت انبساطی اور انقباضی شرائین طبعی ہی یا قسری
اسمین اقوال مختلف ہین بیان اُسکا چار قول پر لیا جاتا ہی **قول اوّل** حرکت انبساطی
اور انقباضی دونون قسری ہین اسواسطے کہ جب قلب منبسط ہوتا ہی واسطے روح اور
خون کے جو دونون شرائین سے قلب مین آتی ہین تو شرائین بوجہ خلا کے منقبض ہوتی
ہین اور جب قلب واسطے دفع کرنے فضلۂ دخانیہ کے منقبض ہوتا ہی تو روح اور
خون دونون شرائین مین در آتی ہین بوجہ متانت روح کے تو شرائین بالقسر منبسط ہوتی
ہین **قول دوسرا** دونون حرکتین نبض کی طبعی ہین بواسطۂ احتیاج **قوت طبعیہ** کے
بنابر جذب ہوا و دفع کرنے دخان کے اگر یہ کوئی شبہہ کرے کہ ہونا طبقہ واحد
مین دو حرکت متضادہ کا منع ہی جواب اسکا یہ ہی کہ یہ اُسوقت مین ہی کہ جب عرض
واحد سے حالت واحد مین ہو حالانکہ اس مقام پر یہ ثابت نہین ہوتا ہی **قول**
تیسرا انبساطی طبعی ہی اور انقباضی قسری مثلاً مقدار شریان کو حالت غایت
انبساط کی جو حاصل ہی طبعی ہی اور وقت انبساط قلب کے بوجہ ضرورت خلا کے
روح شرائین سے طرف دل کے منجذب ہوتی ہی اور شرائین **بالقسر منقبض** ہوتی
ہین اور وقت انقباض قلب کے روح قلب سے طرف شرائین کے جاتی ہی
انبساط شرائین مین بالطبع ظاہر ہوتا ہی **قول چوتھا** حرکت انبساطی قسری ہے
اور حرکت انقباضی طبعی ہی اس طور پر کہ انبساط شرائین کا کہ سبب دفع روح کے

کہ موجب انقباض قلب کا ہی قسری ہی اور انقباض شرائین کا کہ وقت انبساط
قلب کے واقع ہوتا ہی طبعی ہی **نوع ساتوین** اس بیان مین کہ حرکت انقباضی
نبض کی معلوم ہوتی ہی یا نہین اطبا نے اسمین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ
حرکت انقباضی معلوم ہونا غیر ممکن ہی اسواسطے کہ حس لمس مین ملاقات حاسہ
محسوس کے ساتھ شرط ہی اور یہان اسکے برعکس معلوم ہوتا ہی یعنی وقت حرکت
انقباضی کے شریان انگلیون سے جدا ہوتی ہی پس جسوقت کہ نفس شریان محسوس
نہ ہووے تو حرکت اسکی کیونکر معلوم ہوسکتی ہے مگر یہ قول ضعیف ہی اسواسطے
کہ ہرب محسوس سے مفارقت اسکی حاس سے لازم نہین آتی ہی اسواسطے کہ
حاس بھی باتباع اسکے حرکت کرتی ہی باوجود ہرب ملاقات کے درمیان دونون
کے حاصل ہی اور عام ہی کہ ملاقات بلاواسطہ ہو درمیان حاس اور محسوس کے یا
بواسطہ ہو مانند انامل اور عروق کے اور ظاہر ہی کہ جب حرکت محیط کی طرف سے جانب
مرکز ہوتی ہی خواہ وہ انبساطی ہو یا انقباضی رک نہین ہوتی ہی اور بدیہی ہی کہ جسطرح
سے حرکت انقباضی انتہا مین معلوم نہین ہوتی ایسا ہی حرکت انبساطی بھی ابتدا
مین معلوم نہین ہوتی ہی بوجہ میل کرنے مرکز سے طرف محیط نے اور بعض نے قوی اور
عظیم اور صلب اور بطی مین حرکت انقباضی کا ہونا ثابت کیا ہی اور چند دلائل بھی
لکھے ہین مگر مؤلف کو اختصار منظور ہی اس بحث کو بدینوجہ ترک کیا گیا **فصل دوسری**
اس بیان مین کہ اجزا اربعہ نبض مین کون جزو اعظم اور کون جزو اصغر ہی **واضح ہو**

کہ مقدار دونون حرکتون کی باہم برابر ہی اسواسطے کہ طبیعت کو احتیاج جس طرح
طرف استنشاق ہوا کے ہوتی ہی۔ ایسا ہی حاجت طرف دفع کرنے ابخرہ دخانیہ
کے پس اس سے لازم آتا ہی کہ مقدار دونون کی برابر ہی اور یہ بھی دلیل صحت کی ہی اور
فرق درمیان دونون سکون کے یہ ہی کہ سکون داخلی نسبت سکون خارجی کے زیادہ
ہوتا ہی اسواسطے کہ قلب محتاج ہے طرف ترویح اور دفع کرنے ابخرات کے اور یہ
بغیر انبساط اور انقباض کے ممکن نہین ہی اور ظاہر ہی کہ بغیر ہونے سکون کے
حرکات متضادہ جمع نہین ہوسکتی ہین پس ضمناً سکون کا ہونا درمیان مین لازم ہے
پس ثابت ہوا کہ احتیاج طرف سکون کے بالذات نہین اور باقی رہنا ہوا کا
قلب مین بلا سکون انبساطی کے ممکن نہین کیونکہ ایک زمانہ معتدبہ ٹھہرنا ہوا کا
قلب مین واسطے تعدیل مزاج روح اور استحالہ کے ضرور ہی اور یہ امر موقوف ہی
زیادہ معتدل المقدار پر اسی باعث سے سکون خارجی قلبی زیادہ بمقابلہ سکون داخلی
قلبی کے ہوتا ہی اب یہان پر بیان کیفیت زمانۂ حرکت وسکون ضرور ہی کس لیے
کہ اگر روح اپنے اعتدال پر ہی تو لامحالہ زمانہ حرکت کا طویل وسکون سے ہوگا۔ اور اگر
مزاج مین برودت مفرط اور ہوا بھی سرد ہووے تو زمانہ سکون کا نسبت حرکت
کے زیادہ ہوگا اسی واسطے زمانہ حرکت کا زیادہ کوتاہ سکون داخلی قلبی سے
ہوتا ہی اور سکون خارجی شریانی اور سکون داخلی قلبی ایک زمانہ مین واقع
ہوتے ہین اور سکون داخلی قلبی اقصر سکون خارجی قلبی سے ہوتا ہی بخلاف سکون

Scanned by CamScanner

شریانی کے کہ خارجی اُسکا اقصر داخلی سے ہوتا ہی **فصل تیسری** بیان اجناس نبض بسیط مین جو مرکب نہ ہو ایک دوسرے سے اور یہ منقسم ہی دس جنس پر **جنس اوّل** مقدار انبساط کے بیان مین **واضح** ہو کہ مقدار انبساط از روے طول و عرض و عمق کے حس سے اندازہ النبض کو دریافت کر سکتے ہین تین شکل پر ہی اور ہر شکل منقسم ہی تین قطر پر جسکی نو قسمین ہوئین اوّل طول یعنی لمبائی دوسرے عرض یعنی چوڑائی تیسری عمق یعنی بلندی۔ پس طول شریان مراد اُس لمبائی سے ہی کہ جو کلائی کی لمبائی مین معلوم ہو اور عرض سے مراد اُس چوڑائی سے ہی جو کلائی کی چوڑائی مین قیاس کی جاوے اور عمق سے مراد وہ بلندی ہی کہ جو شریان کی مسافت انبساط مین محسوس ہو اور ان اقسام سہ گانہ کے تین درجے ہین **ایک** زائد دوسرا ناقص تیسرا معتدل پس اگر تین کو تین مین ضرب دیوین تو نو حاصل ہوتے ہین جسکو بیان کیا جاتا ہی **اوّل** طویل جسکے اجزاء طوالت مین معتدل سے زیادہ مدرک ہوتے ہین اور یہ دلیل ہی زیادتی حرارت اور شدّت حاجت ترویح پر **دوسرے** قصر کہ جو ضد طویل کی ہو یعنی اجزا اُسکے طوالت مین درجۂ اعتدال سے کم ہون اور سبب بالذات اسکا کم ہونا حرارت بدنی اور زیادہ ہونا برودت کا ہی مع عصیان آلہ و ضعف قوت کے اور بالغرض فربہی مفرط ہی تخم سے **تیسرے** معتدل جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو اور یہ دلالت کرتی ہی اوپر اعتدال حرارت اور برودت بدن کے مخفی نہ رہے کہ اجناس نبض کے امور اضافیہ ہین کیونکہ

بدون اضافت اور مقیس علیہ کے پہچاننا غیر ممکن ہی اسی واسطے اطبا نے دو طریق اسکی
شناخت کے مقرر کئے ہین **طریق اوّل** جسکو جالینوس نے وضع کیا ہی اور شیخ نے
بھی پسند کیا ہی اور یہ چار نوع پر ہی **اوّل** نبض مقیس علیہ کی معتدل ہو بدینوجہ
کہ مزاج اُسکا فرض کرلیوین بعدہٗ نبض کو کہ یہ لائق اِس کے بدن کے ہی بعدہٗ نبض ہر شخص
کو اِس نبض مفروضہ ذہنی کے ساتھ قیاس کرین تاکہ مقدار بُعد اور قُرب کا اِس اعتدال
سے معلوم ہو دوسرے نبض مقیس علیہ کی معتدل نوعی ہو تیسرے نبض مقیس علیہ
کی معتدل صنفی ہو اور ان دونون طریق مین لازم ہی کہ نبض معتدل فی النوع اور
فی الصنف مقرر کرین تاکہ قیاس کرنے سے احوال مریض بخوبی معلوم ہو **چوتھے**
طبیب کو چاہیے کہ نبض مریض کی قیاس کرلیوے کہ حالت صحت مین اس اندازہ پر
ہوگی پس حالت بیماری مین مثل اُس طبیب کے فرق پیدا کریگا کہ جسنے حالت صحت
مین نبض اُس بیمار کی دیکھی ہوگی **طریق دوسرا** جسکو بعض قدما مثل صاحب کامل
اور ابن ابی صادق نے اختیار کیا ہی یعنی اپنی اُنگلیون کی مقدار اپنے ذہن مین
فرض کرلیوے اور اُس قیاس فرضی پر زیادتی اور کمی اور اعتدال کا حکم کرے
مثلاً یہ فرض کرلیوے کہ **طویل** وہ ہے کہ جسکی حرکت چار اُنگلیون سے تجاوز کرجاوے
قصیر وہ ہی کہ جو طول مین چار اُنگلیون سے کم محسوس ہو **معتدل** وہ ہی جو متوسط
ہو درمیان طویل اور قصیر کے یعنی حرکت اُسکی چار اُنگلیون کی ہو اور اسی طریق
پر اور قسمون کو بھی تصور کرلینا چاہیئے مگر اسکو بعض محققین نے رد کیا ہی اور کہتے ہین

کہ مقدار ذہنی اُنگلیون کی قابل اعتبار نہین ہی اسواسطے کہ ممکن ہی کہ اُنگلیان ایک شخص کی موٹی ہون اور دوسرے شخص کی باریک اور یہ دونون شخص ایک مریض کی نبض دیکھین لامحالہ ایک شخص نبض مریض کی طویل اور دوسرے کو قصیر معلوم ہوگی چنانچہ نبض لڑکے کی اگرچہ وہ نبض طویل ہو مگر جوان کو قصیر معلوم ہوگی محمد ارزانی کا قول ہی کہ مقدار اُنگلیون سے مراد اُنگلیان صاحب نبض کی ہین یعنی طبیب نبض جسکی دیکھے اُسکی چار اُنگلیون سے اندازہ اپنی اُنگلیون پر کرے بعد اُسکے نبض مریض کی دیکھے تاکہ حال مریض بخوبی معلوم ہوجاوے **چوتھے عریض** یعنی چوڑی جس کا قطر عرض مین اعتدال سے بڑھا ہوا ہو یعنی اجزاء نبض کے عرض مین مقیس علیہ سے زیادہ محسوس ہون اور یہ دلیل کثرت رطوبت کی ہی یہ نبض امراض مفصلۂ ذیل مندرجہ نقشۂ ہذا مین غور طلب ہے۔

میزان اقسام امراض			
تشنج بلغمی	ورم حجاب	تشنج مرض حجاب	مرض معدہ
ورم معدہ			

پانچوین ضیق اور یہ ضد عریض کی ہے اجزاء اسکے مقیس علیہ سے کم ہون گے اور یہ دلالت کرتی ہی کمی رطوبت پر **چھٹے معتدل** یہ درمیان عریض اور ضیق کے ہی اور یہ دلیل اعتدال رطوبت اور یبوست بدن کی ہے **ساتوین شاہق** اسکو صاحب نفیسی اور اقسرائی اور قرشی نے مشرف لکھا ہی اجزاء اسکے بلندی مین زیادہ معلوم ہونگے اعتدال سے اور یہ دلیل

زیادتی گرمی کی ہو آٹھوین **منخفض** یہ ضد شاہق کی ہو یعنی اجزاء اسکے بلندی مین کم ہون گے یہ دلالت ہو کمی حرارت اور غلبۂ برودت پر نقشہ ہذا سے امراض مفصلۂ ذیل کو ملاحظہ کرین **نوین معتدل** یہ مساوی ہوتی ہو از روے اعتدال کے دلالت کرتی ہو اوپر اعتدال حال کے چنانچہ اس نقشہ سے درجات اقطار ثلاثہ بخوبی سمجھ مین آجاوین گے۔

حمی حصبی شطر الغب	حمی بلغمی	میزان اقسام حمی	امراض

درجات اقطار ثلاثہ اقطار ثلاثہ	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول	طویل	قصیر	معتدل
عرض	عریض	ضیق	معتدل
عمق	شاہق	منخفض	معتدل

جنس دوسری بیان ضعف اور قوت نبض مین جمہور اطبا کے نزدیک اسکی تین قسمین ہین بخلاف **قرشی کے اول قوی** کہ وقت انبساط کے یعنی رگ دبانے سے حرکت اسکی باطل نہ ہو اور انگلیون کو بقوت دفع کرے یہ علامت ہو قوت دال اور غلبۂ قوت حیوانی پر امراض مفصلۂ ذیل مین یہ نبض واقع ہوتی ہو جسکی تفصیل اس نقشہ مین درج ہے۔

زیادتی گرمی کی ہو آٹھوین **منخفض** یہ ضد شاہق کی ہو یعنی اجزاء اسکے بلندی مین کم ہون گے یہ دلالت ہو کمی حرارت اور غلبۂ برودت پر نقشہ ہذا سے امراض مفصلۂ ذیل کو ملاحظہ کرین **نوین معتدل** یہ مساوی ہوتی ہو از روے اعتدال کے دلالت کرتی ہو اوپر اعتدال حال کے چنانچہ اس نقشہ سے درجات اقطار ثلاثہ بخوبی سمجھ مین آجاوین گے۔

حمی حصبی شطر الغب	حمی بلغمی	میزان اقسام حمّی	امراض

درجات اقطار ثلاثہ / اقطار ثلاثہ	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول	طویل	قصیر	معتدل
عرض	عریض	ضیق	معتدل
عمق	شاہق	منخفض	معتدل

جنس دوسری بیان ضعف اور قوت نبض مین جمہور اطبا کے نزدیک اسکی تین قسمین ہین بخلاف قرشی کے **اول قوی** کہ وقت انبساط کے یعنی رگ دبانے سے حرکت اسکی باطل نہ ہو اور اُنگلیون کو بقوت دفع کرے یہ علامت ہو قوت دل اور غلبۂ قوت حیوانی پر امراض مفصلۂ ذیل مین یہ نبض واقع ہوتی ہو جسکی تفصیل اس نقشہ میں درج ہے۔

جنون	حمی ہمی	مطبقہ دموی	میزان اقسام امراض
درمیان تپ غضبی	درجہ سوم تپ دق		امراض دماغ اقسام حمی ۲۵

دوسری ضعیف

بخلاف قوی کے ہی یعنی حرکت اُسکی

اناامل کو معلوم نہ ہو بلکہ یہ گمان ہو کہ نبض متحرک نہین اور اگر اُسکو انگلیون سے دباوین تو اِسکو ہرگز دفع نہ کرسکے یہ دلیل ضعیف ہونے دل اور قوت حیوانی کی ہے بشرطیکہ سختی جرم شریان کی پیدا نہ ہوا مراض مفصلۂ ذیل مین یہ نبض اکثر محسوس ہوتی ہے جو اس نقشہ مین درج ہے۔

غشی	سرسام	فالج	میزان اقسام امراض
ہیضہ	ویدان	حمی غشی	امراض ۲ دماغ
آغاز نوبت		حمی جو بوجہ جوع	امراض ۴ معدہ اقسام حمی
غب غیر خالصہ	حمی عمی	مفرط کے پیدا ہو	
ابتدا نوبت		تپ دق	
غب خالصہ	حمی یلغبی لسبیط	مفرد	

تیسری معتدل

یہ متوسط ہے درمیان قوت اور ضعف کے دلالت کرتی ہے اعتدال حال پر مخفی نہ رہے کہ ہر قسم مین محمود اور

طبعی ہے بخلاف اُس جنس کے جو طرف اعلیٰ کے قوی ہے وہی محمود اور طبعی ہے اِسواسطے کہ جس قدر قوت زیادہ ہوگی وہی بہتر ہے پس اطلاق معتدل کا اوپر متوسط کے ایسی جنس سے ہے جو بنظر وجود حالت ثالثہ کے بین القوۃ

والضعف ہی قطع نظر اسکے کہ محمود ہو یا غیر محمود اور قرشی کے نزدیک اُسکی نو قسمیں ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ بقول جمہور محرک انبساط اور انقباض رگ کی قوت حیوانی ہے اور بقول قرشی محرک قوت لبط کی قوت طبعی شریان کی ہی پس بقول قرشی ممکن ہے کہ قوت شریان کی ضعیف ہو اور قوت قلب کی قوی اور بالعکس سکے لیکن حاصل ہونا نو قسموں کا اس جنس سے اس طور پر ہی کہ ہر ایک انبساط اور انقباض مین قوت وضعف اور توسط کو فرض کرین پس وقت ترکیب کے انبساط مین تین قوی اور تین ضعیف اور تین معتدل حاصل ہوتے ہین اس شکل سے جسکو مع اقسام بسائط کے مؤلف نے نقشہ جات ذیل میں ظاہر کیا ہے۔

اقسام بسائط باعتبار کیفیت حرکت	زیادتی	نقصان	اعتدال
	قوی	ضعیف	معتدل
اقسام مرکبات باعتبار کیفیت حرکت	انبساط قوی بانقباض قوی	انبساط ضعیف بانقباض ضعیف	انبساط قوی بانقباض معتدل
〃	انبساط ضعیف بانقباض ضعیف	انبساط ضعیف بانقباض قوی	انبساط ضعیف بانقباض معتدل
〃	انبساط معتدل بانقباض قوی	انبساط معتدل بانقباض ضعیف	انبساط معتدل بانقباض معتدل

اور ظاہر ہی کہ بجز ان تین قسمون کے جنکو انبساط کے ساتھ تعلق ہی محسوس نہین

ہوتی ہین اور نہ تجربہ مین آیا ہی یہ موئد قول جمہور کے ہی یعنی قوی ہونا نبض کا نشان قوی ہونے دل کا ہی اور ضعیف ہونا نبض کا نشان ضعف دل کا اور نبض ضعیف القلب کی کبھی محسوس نہین ہوتی ہے اور نبض قوی القلب کی ہر گز ضعیف معلوم نہیں ہوتی ہی مگر قرشی مجتہد الاطبا ہی شاید اسکے تجربہ مین آیا ہو **جنس تیسری** بیان زمانہ حرکت رگ مین **واضح** ہو کہ یہان مراد حرکت سے حرکت انبساطی ہی کہ جو محسوس ہوتی ہی نہ حرکت انقباضی کہ جو اقل المحسوس ہی اور یہ تین قسم پر ہے **اول سریع** جو تھوڑے زمانہ مین اپنی مسافت معینہ کو تمام کرے یہ دلیل زیادتی حرارت قلب کی ہی یعنی حاجتمند ہی ہوائے سرد کی واسطے ترویح کے اور امراض مفصلہ ذیل مین یہ نبض واقع ہوتی ہی جنکا ذکر نقشہ ہذا مین درج ہے۔

صداع صفراوی	قرانطیس خالص	دوار صفراوی	مالیخولیا سوداوی	صرع صفراوی	سعال صفراوی	ذات الجنب خالص صفراوی	سوء مزاج حار قلب	میزان اقسام امراض
خفقان	سوء مزاج جگر	ورم جگر صفراوی	وجع مفاصل	ورم طحال دموی	کثرت طمث سوداوی	حمی مطبقہ	حمی جو بوجہ بند ہونے مسام کے ہو	امراض دماغ امراض صدر امراض قلب امراض جگر
حمی دری	حمی جو ملاقات آفتاب سے ہو	انتہائے نوبت غب خالصہ	ربع دائرہ صفراوی	حمی غضبی	ثلث ربع صفراوی			امراض طحال و مفاصل امراض رحم اقسام حمی

Scanned by CamScanner

دوسری بطی یہ ضد سریع کی ہے یعنی اپنی مسافت معینہ کو دیر مین طی کرتی ہے اور انامل سے ملاقی رہتی ہے وقت انبساط کے اور یہ دلالت کرتی ہے غلبۂ برودت اور نہ ہونے حاجت ہوائے سرد اور ضعف قوت کے کہ جو لازمہ اسکا ہے یعنی ضعف قوت دل پر اور امراض مفصلہ ذیل مین یہ نبض واقع ہوتی ہے جو اس نقشہ مین درج ہین۔

صداع بلغمی	صداع سودا وی	مالیخولیا جو مرۂ سودا سے پیدا ہو	میزان اقسام امراض مندرجہ نقشہ
صرع بلغمی فالج	سرسام سرد لیفوریا بلغمی	درد سر سرد ذات الجنب بلغمی	امراض دماغ امراض ریہ امراض طحال امراض قلب
ورم طحال بلغمی	سوء مزاج قلب	احتباس و قلت طمث	امراض رحم امراض پشت
سوء مزاج سرد قلب	درد پشت	ربع دائرہ بلغمی	اقسام حمیٰ

تیسری معتدل کہ جو متوسط ہے درمیان سریع و بطی کے یعنی زمانہ ملاقات رگ کا ساتھ انامل کے انبساط مین نہ زیادہ ہو نہ کم اور یہ دلیل اعتدال کی ہے واضح ہو کہ نبض مین دو حرکتین مین ایک انبساطی دوسری انقباضی اگر زمانہ حرکت ہر واحد اپنی دو حرکتون سے مراد ہے تو حسب الترکیب اس جنس کی نو قسمیں ہوتی ہین۔ چنانچہ اقسام بسائط نقشۂ ہذا مین تحریر کرتا ہون ملاحظہ طلب ہین۔

اقسام بسائط باعتبار زمان حرکت	زیادتی	نقصان	اعتدال
	سریع	بطی	معتدل
اقسام مرکبات باعتبار زمان حرکت	انبساط سریع با انقباض بطی	انبساط معتدل با انقباض معتدل	انبساط بطی با انقباض سریع
	انبساط بطی با انقباض معتدل	انبساط معتدل با انقباض سریع	انبساط معتدل با انقباض بطی
	انبساط سریع با انقباض سریع	انبساط بطی با انقباض بطی	انبساط معتدل با انقباض معتدل

اور حرکت انقباضی کا کم محسوس ہونا ساقط الاعتبار ہی باعتبار زمانۂ حرکت انبساط کے **جنس چوتھی** بیان قوام نبض مین اصطلاح حکما مین قوام اُس شئ کو کہتے ہین جو حاصل ہوتی ہی اُس جسم کو جس پر اطلاق نرمی اور سختی کا کیا جاتا ہے یہ تین قسم ہے **اول صلب** کہ اُنگلیون کے دبانے سے نہین دبتی ہے اور حرکت اُس کی باطل نہین ہوتی ہی اور نبض صلب مشابہ نبض قوی کے ہے مگر **فرق** درمیان دونون کے یہ ہی کہ نبض قوی اگرچہ دبانے سے دب جاتی ہی مگر اُنگلیون کو بقوت دفع کرتی ہی بخلاف نبض صلب کے کہ یہ دبانے سے نہین دبتی ہی اور نہ انامل کو بقوت دفع کرتی ہی اور نبض صلب دلیل خشکی بدن کی اور زائل ہونے رطوبت کی ہے کس لیے کہ قلت رطوبت کی

علت عسر قبول کی ہوتی ہی دباؤ کو نہین قبول کرتی ہی اور یہ بدیہی ہی کہ یبوست بدن کو صلابت نبض کی لازم ہی مگر صلابت نبض کو خشکی بدن کی لازم نہین ہی جیساکہ بحران مین ظاہر ہوتا ہی کہ جس وقت مادہ کو طبیعت کسی جانب مثل سر اور معدہ اور امعا اور مثانہ کے دفع کرتی ہی اسوقت تمدد تمام اعضا مین پیدا ہوتا ہی اور اسی سبب سے جرم رگ مین بھی تمدد ظاہر ہوتا ہی اور صلابت محسوس ہوتی ہی یوم بحران کے حالانکہ یبوست واقع مین نہین ہوتی ہی پس صلابت کو وجود یبوست ضرور نہین ہی کما ذکرناہ اور امراض مفصلہ ذیل مین یہ نبض محسوس ہوتی ہی جو نقشۂ ہذا مین درج ہے۔

ورم غشاء صلب دماغ	ورم غشاء لین دماغ	سرسام سوداوی	سرسام گرم	میزان اقسام امراض مندرجہ نقشۂ ہذا
لقوہ	صرع سوداوی	سبات بارد ساذج	خناق سوداوی	امراض دماغ امراض حلق
تقلص الحجاب	ورم ریہ	سوء مزاج یابس قلب	سوء مزاج یابس جگر	امراض ریہ امراض حجاب
حمی جو بوجہ تعب کے پیدا ہو	حمی مطبقہ	تپ دق مفرد	تپ ربع سوداوی	امراض قلب امراض جگر اقسام حمی

دوسری لین یہ ضد صلب کی ہی یعنی بسہولت منغمز ہو جاوے یہ دلیل

زیادتی رطوبت بدن کی ہی امراض مفصلۂ ذیل مندرجۂ نقشۂ ہذا مین یہ نبض ہوتی ہی

سوء مزاج قلب	خفقان بلغمی	میزان اقسام امراض
فواق	ضیق النفس	امراض قلب امراض ریہ
سیلان الرحم	حمی لثقہ	امراض معدہ امراض رحم
تپ ربع بلغمی	تپ ربع دموی	اقسام حمی

تیسری معتدل یہ درمیان صلب اور لین کے ہی یہ دلالت کرتی ہی اوپر ہونے متوسط حال بدن کے خشکی اور تری مین اقسام بسیطہ اسکے نقشۂ ہذا سے پیدا ہین۔

اقسام بسیط باعتبار قوام نبض	زیادتی	نقصان	اعتدال
	صلب	لین	معتدل

جنس یا تکوین بیان زمانۂ سکون مین سکون دو نوع ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی اسکو کہتے ہین کہ حرکت فی الحقیقت اسمین واقع نہ ہو جیساکہ حد نبض مین معلوم ہوتا ہی کہ سکون درمیان دونون حرکتون کے ضرور ہی اور سکون حقیقی مراد اُسوقت سے ہی کہ حرکت رگ کی محسوس نہ ہو خواہ اُس زمانۂ مذکور مین رگ متحرک ہو یا ساکن اور اس جنس مین مقصود یہی ہے وہ حکما کہ حرکت انقباضی کے منکر نہین ہین وہ ایسے ہی سکون سے مراد لیتے ہین اور زمانہ اِس سکون کا چار چیز پر مشتمل ہی **اوّل** سکون محیطی **دوسرے** حرکت انقباضی **تیسرے** سکون مرکزی **چوتھے** ابتدائے حرکت انبساطی اور ظاہر ہی کہ ان اوقات مین حرکت نبض کی محسوس نہین ہوتی ہے اگرچہ

متحرک ہو پس معلوم کرنا چاہیئے کہ اس جنس مین مراد سکون غیر حقیقی سے ہی
اور یہ منقسم ہے تین قسم پر **قسم اوّل** متواتر پس متواتر وہ ہی کہ کوتاہ ہو زمانہ
سکون غیر حقیقی کا حاصل اس کا یہ ہے کہ رگ جب حرکت کرے اور پھر فوراً
بلا مہلت کے قرع ثانی کرے یا حرکت انقباضی محسوس ہونے سے باز رہے یعنے
فوراً طرف حرکت انبساطی کے رجوع کر جاوے اور قرع کرے اور زمانہ
بین القرعتین کا کوتاہ ہو یہی فرق ہے درمیان سریع اور متواتر کے اسواسطے
کہ متواتر کو تاہی زمانہ بین القرعتین کی معتبر نہین ہے اور سریع میں کوتاہ
ہونا زمانہ حرکت اور قرع کا شرط ہے اور زمانہ قرع کا اُس وقت سے
شروع ہوتا ہے کہ حرکت انبساطی ساتھ انامل کے بدرک ہوتا وقتیکہ حرکت مذکور
تمام نہ ہووے زمانہ سکون محیطی کا قرع مین داخل نہین ہے یہ دلالت
کرتی ہے ضعیف ہونے۔ قوت حیوانی پر خواہ سبب ضعف کا حرارت ہو
یا برودت اور جمع ہونا تواتر کا نشان زیادتی حرارت کا ہی یعنی قلب محتاج
طرف ترویح کثیر کے ہے اور دلالت نبض متواتر کی اوپر ضعف کے اس تقدیر
پر ہے کہ مرکب ساتھ عظم کے نہ ہو اسواسطے کہ عظم نبض مین بلا قوت کے
نہین ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع عظم کا نہ ہو حاصل اس کا یہ ہے کہ تواتر نبض
مین عام ہے کہ بوجہ ضعف قوت کے ہو یا بوجہ فوت قوت کے لیکن شدت حاجت
کی ضرور ہی اور امراض نقشۂ ہذا مین یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

دردسر حار	مرگی سوداوی	ذات الجنب صفراوی	سوءمزاج حار قلب	ربع دائرہ صفراوی	خفقان	اورام رحم	میزان اقسام امراض
حمی یوم	حمی جو فرح مفرط سے پیدا ہو	حمی دبائی	حمی الملغمی لبسیط آخر نوبت	سوءمزاج یابس قلب	تپ دق مفرد		امراض دماغ امراض صدر امراض قلب امراض رحم اقسام حمی

قسم دوسری متفاوت ہے اور یہ ضد متواتر کی ہے یہ دلالت کرتی ہے غلبۂ قوت حیوانی پر اکثر اور قید اکثر کی اس واسطے کی گئی ہے کہ سقوط قوت سے بھی ہوتی ہے اور فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ اگر صغیر زیادہ اور بطی ہو تو سقوط قوت کی دلیل ہو اور اگر ساتھ عظم اور سرعت کے ہو تو زیادتی قوت کی دلیل ہے امراض مفصلۂ ذیل نقشۂ ہذا میں یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

دردسر بارد	سرسام بارد	فالج	مرگی	میزان اقسام مندرجۂ نقشۂ ہذا
سبات بارد سا فج	سوءمزاج بارد قلب	سوءمزاج سرد جگر	خناق الرحم	امراض دماغ امراض قلب امراض جگر
ابتدائے نوبت غب غیر خالصہ	ابتدائے نوبت غب خالصہ	لیفور یا ملغمی		امراض رحم اقسام حمی

Scanned by CamScanner

قسم تیسری معتدل یہ متوسط درمیان متواتر اور متفاوت کے ہی یہ دلالت کرتی ہی اعتدال قوت حیوانی پر اور اقسام اسکے نقشۂ ہذا مین مندرج ہین۔

اقسام نبض			
باعتبار سکون	متواتر	متفاوت	معتدل
	زیادتی	نقصان	اعتدال

جنس چھٹی بیان مقدار تجویف شریان مین واضح ہو کہ اس جنس سے اندازۂ روح حیوانی اور خون کا جو شریان مین واقع ہے معلوم ہوتا ہی اور جرم رگ سے کچھ بحث نہین ہے اور اسکی تین قسمین ہین **اوّل** ممتلی **دوسری** خالی **تیسری** معتدل **قسم اوّل** بیان ممتلی مین جو امتلا کہ بوجہ کثرت خون اور روح حیوانی کے واقع ہو عام اس سے کہ کثرت اسکی بدن مین ہو یا شرائین مین اور سبب امتلا کے تین ہین **اوّل** زیادتی روح کی **دوسرے** کثرت خون کی **تیسرے** کثرت دونونکی واقع ہو اور **فرق پہلا** درمیان امتلائے روحی اور دموی کے یہ ہے کہ امتلائے روحی مین شریان سبک ہوتی ہے اور اگر قوت متوسط ہے تو حرکت رگ کی تمام ہوگی بشرطیکہ صلابت جرم مانع نہ ہو۔ اور امتلائے دموی مین رگ بوجہ ثقالت کے حرکت تمام نہین کرسکتی **فرق دوسرا** یہ ہے کہ امتلائے روحی مین رگ پھولی ہوئی ہوا مانند مشک پُر ہوا کے ہوگی بخلاف دموی کے کہ وہ مثل اس مشک کے ہوگی

کہ جس مین تھوڑا پانی باقی ہو یعنی انبساط نبض کا اونچا نیچا منضبط معلوم ہو **فرق تیسرا** یہ ہے کہ امتلائے روحی مین نبض اکثر عظیم ہوگی اور دموی مین بوجہ ثقالت کے بسط ناتمام ہوگا اس لیے کہ زیادتی خون کی اس حد کو کبھی پہونچ نہین سکتی ہے جیسا کہ روح سے رگ پھولتی ہے **فرق چوتھا** یہ ہے کہ امتلائے روحی مین نبض مستوی ہوتی ہے بوجہ خفت روح کے بخلاف دموی کے کہ نبض اسمین مختلف ہوتی ہے بوجہ ثقالت مادہ کے اور اسی سبب سے امتلائے دموی مین نبض دبی رہتی ہے **فرق پانچوان** یہ ہے کہ امتلائے دموی مین نبض اکثر لین ہوتی ہے بسبب ترتیب خون کے بخلاف امتلائے روحی کے کہ لینت نبض مین نہین ہوتی ہے اور یہ امر ضروری نہین ہے کہ تمام بدن مین خون زیادہ ہو بسبب کہ زیادتی خون بدن سے شریان کو کثرت خون کی لازم نہین کیونکہ جب خون غلیظ بدن مین زیادہ ہوگا پس بوجہ غلظت کے اس کو صلاحیت نفوذ کی شریان مین نہ ہوگی پس لامحالہ شریان مین خون کم ہوگا اور جب خون صالح رقیق بدن مین زیادہ ہوتا ہے اُس وقت البتہ شریان اپنی قوت سے اس کو جذب کرلیتی ہے اور پیدا ہونا روح کا خون سے ضرور ہے مگر کبھی کم اور کبھی زیادہ بس اس سے معلوم ہوا کہ جب روح زیادہ پیدا ہوتی ہے تو اُس کو امتلائے روحی کے ساتھ منسوب کرتے ہین اور جب کم پیدا

ہوتی ہے تو اس کو امتلائے دموی کے ساتھ نسبت دیتے ہین پس امتلائے روحی کو کثرت خون کی شرط ہے اور امتلائے دموی کو زیادتی روح کی شرط نہین ہے اب بہان پر اسکو بھی بیان کرنا ضرور ہوا کہ یہ نبض کن امراض مین واقع ہوتی ہے چنانچہ اسکو نقشۂ ذیل مین تحریر کرتا ہون قسم دوسری خالی

حمی جو ترک یا منت یا ترک استحمام سے پیدا ہو	میزان اقسام مرض
حمی مطبقہ	اقسام حمی

یہ مخالف ممتلی کے ہے یہ دلالت کرتی ہے کمی روح اور خون پر اب بہان پر اس بات کا بیان کرنا لازم ہے کہ اس نبض کو خالی کیون کہتے ہین معلوم کرنا چاہیئے کہ اس نبض کو خالی اس غرض سے کہتے ہین کہ کچھ خون و روح جو شریان مین نہین ہے کیونکہ خالی ہونا شریان کا روح اور خون سے محال ہے بلکہ باعتبار اس کے کہتے ہین کہ رطوبت بہ نسبت اعتدال کے کم ہے الغرض مجرد امتلائے نبض سے حکم امتلا کا تمام جسم پر نہین ہوسکتا ہے تاوقتیکہ اور وجوہ سے آثار امتلا کے نہ ظاہر ہون اور اسی طور سے حکم خلو سے قلت خون بدن تاوقتیکہ اور وجوہ سے ثابت نہ کرین ثابت نہین قسم تیسری معتدل یہ درمیان امتلا اور خلو کے ہے دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال کے اور اس نقشہ سے اقسام اس کے بخوبی سمجھ مین آجاوین گے۔

اقسام نبض باعتبار تجویف شریان	زیادتی	نقصان	اعتدال	جنس سا تو ین بیان کیفیت لمس نبض مین
	ممتلی	خالی	معتدل	یعنی جلد کو گرم یا سرد

یا معتدل معلوم کرنا اور کیفیت ملموسہ سے مراد یہان حرارت اور برودت سے ہے جو کیفیات فاعلہ ہین نہ رطوبت اور یبوست سے جو کیفیات انفعالیہ ہین اور متعلق ہین ساتھ قوام نبض کے محمد بن زکریا نے لکھا ہے کہ استدلال باللمس مخصوص ساتھ نبض کے نہین ہے بلکہ ساتھ تمام بدن کے ہے امام رازی کا قول ہے کہ شریان مین حرارت نسبت دوسرے اعضا کے زیادہ ہے اسواسطے کہ شریان اوعیہ روح کا ہے اور اتصال اس کو ساتھ قلب کے ہے اور یہ محل حرارت کا ہے اقسرائی نے لکھا ہے کہ ملمس شریان کو دوسری جگہ جو غیر محل شریان کا ہو قیاس کرین اور یہ جنس منقسم ہو تین قسم پر اول حار یعنی گرمی ملمس نبض کی زیادہ درجۂ اعتدال سے پائی جاوے یہ دلالت کرتی ہے حرارت روح اور خون پر جو اندر شریان کے ہے دوسری بارد یعنی سردی زیادہ معتدل مقیس علیہ سے پائی جاوے اور یہ دلیل غلبۂ برودت اور قلت حرارت کی ہے خون اور روح مین تیسری معتدل یہ مساوی ہو حرارت اور برودت مین دلالت کرتی ہے اعتدال حرارت اور برودت اور صحت مزاج پر

فائدہ اگرچہ شریان جسم حار ہے بوجہ خون اور روح کے بالاتفاق پس سرد ہونا شریان کا باوجود کثرت ارواح اور اتصال قلب کے بعید ہے لیکن یہان پر مراد سردی لمس سے وہ نہین ہے کہ لمس جلدی جو اوپر ہے سرد معلوم ہو بہ نسبت جلد دوسری جگہ کے بلکہ مراد یہ ہے کہ لمس جلد شریان کی بہ نسبت اس حرارت کے کہ اس کو لازم ہے سرد ہو یعنی حرارت گھٹی معلوم ہو بہ نسبت حالت اعتدال کے پس مقیس علیہ اس جگہ حالت تندرستی کو رکھنا چاہیئے یا طبیب حاذق حالت معتدل مفروضہ پر قیاس کرے چنانچہ نقشہ اس کے اقسام کا تحریر کرتا ہون تاکہ بخوبی سمجھ مین آجاوے

اقسام نبض باعتبار لمس نبض	زیادتی	نقصان	اعتدال
	حار	بارد	معتدل

جنس آٹھوین بیان وزن حرکت نبض مین **واضح** ہو کہ وزن لغت مین عبارت ہے اس شے سے کہ قیاس کرین ایک چیز کو دوسری چیز پر تاکہ حاصل ہووے قیاس کرنے سے ایک نسبت کہ وہ درمیان دونون کے واقع ہو اور اصطلاح اطبا مین وزن کرنا ایک حرکت وسکون کا دوسری حرکت وسکون نبض سے باعتبار مقدار زمانہ کے قیاساً پس باعتبار مقدار زمانہ کے دس قسم پر تقسیم اسکی کی جاتی ہے **اوّل** قیاس کرنا زمانۂ انبساط کو زمانہ انبساط دوسرے پر **دوسری** قیاس کرنا زمانۂ انبساط کو زمانہ

انقباض پر **تیسری** قیاس کرنا زمانۂ انبساط کو زمانۂ سکون خارجی محیطی پر
چوتھی قیاس کرنا زمانۂ انبساط کو زمانۂ سکون داخلی مرکزی پر **پانچوین**
قیاس کرنا زمانۂ انقباض کو زمانۂ انقباض دوسرے پر **چھٹی** قیاس کرنا
زمانۂ انقباض کو زمانہ سکون خارجی پر **ساتوین** قیاس کرنا زمانۂ انقباض
کو زمانۂ انقباض داخلی پر **آٹھوین** قیاس کرنا زمانۂ سکون خارجی کو زمانۂ
سکون خارجی دوسرے پر **نوین** قیاس کرنا زمانۂ سکون خارجی کو زمانۂ
سکون داخلی پر **دسوین** قیاس کرنا زمانۂ سکون داخلی کو زمانۂ سکون
داخلی ثانی پر اور **شیخ الرئیس** کے نزدیک مراد وزن سے یہ ہے کہ زمانۂ
حرکت کو زمانۂ سکون کے ساتھ قیاس کرین استوا اور اختلاف مین تا آنکہ
زمانۂ سکون کو زمانۂ سکون ثانی پر قیاس کرین پس اول اور پانچوین اور آٹھوین
اور نوین اور دسوین شکل خارج ہے اسواسطے کہ یہ صورتین قیاساً استوا اور
اختلاف مین داخل ہین اور قیاس کرنے وزن سے اس جنس مین عام ہے
یعنی حرکت انبساطی اور سکون محیطی اور مرکزی اور حرکت انقباضی اور سکون
محیطی اور مرکزی کے ساتھ وزن مین قیاس کرین اور یہ اس صورت مین
کہ ہر ایک امور اربعہ یعنی دونون حرکتون اور دونون سکون کا درک ہونا
فرض کرلیوین وگرنہ مراد زمانۂ سکون سے وہ زمانہ ہوگا کہ درمیان انبساطین
کے واقع ہو اور یہ دو قسم پر ہے **اول جید الوزن** کہ حرکت و سکون اس کا

اپنے مجرائے طبعی پر ہو مثلاً نبض لڑکے کی چاہیئے کہ حرکت انبساطی اس کی
سریع حرکت انقباضی سے نہ ہو اسواسطے کہ حاجت اس کو طرف ہوا کے بنابر
جذب نسیم اور دفع کرنے بخار دخانیہ کے زیادہ ہے لہذا حرکت انبساطی
شریان لڑکون کی سریع ہے یعنی تھوڑے زمانہ مین تمام ہوتی ہے اور زمانۂ سکون
خارجی کا طویل اس واسطے کہ جب زمانہ حرکت کا کم ہوگا زمانہ سکون کا زیادہ
اور ظاہر ہے کہ جو حرکت رگ کی بطی یعنی اطول ہے پس سکون اس کا اسرع
یعنی اقصر ہوگا پس سرعت حرکت کو بطو، وسکون لازم ہے و بالعکس پس اگر
زمانہ سکون کا مساوی ہو حرکت کو تو اس کو **جید الوزن** اور **حسن الوزن**
کہتے ہین اور یہ علامت اعتدال مزاج کی ہے دوسری **غیر جید الوزن** اور
یہ برخلاف جید الوزن کے ہے اس کے اعتدال مین تفاوت اور تجاوز
ظاہر ہوتا ہی اور یہ تین قسم ہے **قسم اول مجاوز الوزن** جسمین تفاوت حاصل ہو
یعنی جس کی نبض کا وزن مثل وزن اس سن اور عمر کے کہ وہ قریب ہو ساتھ
اُس سن کے مثلاً نبض لڑکے کی مثل نبض جوان کے ہو یا نبض جوان کی مثل نبض
بڈھے کے ہو **قسم دوسری** بائن الوزن کہ جس کا وزن ہموزن اس سن کے ہو
اور وہ متصل ساتھ اس سن کے نہ ہو یعنی نبض ایک سن سے تجاوز کرکے دوسرے
سن بعید کی طرف پھر جاوے مثلاً نبض لڑکے کی مثل نبض بڈھے کے ہو **قسم**
تیسری خارج الوزن کہ وزن اُس کا ہموزن کسی سن کے نہ ہو یعنی نبض مین جو

نسبت کہ حرکت اور سکون کی مزاج انسانی سے ہوتی ہے نہ پائی جاوے مثلاً نبض شخص صحیح کی مرتعش معلوم ہو اور خارج الوزن اسواسطے کہتے ہین کہ وہ خارج ہے تمام اوزان طبعی سے جس کے لیے کوئی سن مخصوص نہین نہ یہ کہ کوئی وزن نہین اور یہ محال ہے پس ثابت ہوگیا کہ جید الوزن دلیل اعتدال حال کی ہے اور غیر جید الوزن دلیل رداءت حال کی کیونکہ جو نبض اپنے مجرائے طبعی سے باہر ہو وہ ردی ہے اب یہان پر دو نقشے لکھتا ہون جس سے جملہ اقسام اس جنس کے سمجھ مین آجاوین گے وہ نقشے یہ ہین۔

نقشۂ اول

اقسام نبض باعتبار وزن حرکت	اعتدال	نقصان
	جید الوزن	غیر جید الوزن

نقشۂ دوم

اقسام نبض ناقص باعتبار وزن حرکت	تفاوت	تجاوز	ناقص
	مجاوز الوزن	بائن الوزن	خارج الوزن

Scanned by CamScanner

جنس نویں بیان استوا اور اختلاف مین نبض مستوی وہ ہے کہ اجزاء نبض کے باہم متشابہ اور یکسان ہون اور تشابہ ہونا اجزاء کا دو صورت پر ہی **اوّل** تشابہ واقع ہو قرعات مین اور اوپر بیان ہو چکا کہ نبض مین تغیر اکثر بارہ قرعہ اور کبھی زیادہ و کم مین ظاہر ہوتا ہی پس اگر نبضہ بارہ قرعہ تک ایک طور پر رہے اور تغیر واقع نہ ہو تو اس پر حکم مستوی کا کرین باعتبار ظن غالب کے اور اگر تیس ۳۰ اور پینتیس ۳۵ قرعہ تک نبض یکسان رہے تو اُس کو مستوی بالیقین کہتے ہین اور یہ ممکن نہین ہے کہ اختلاف نبض مین موجود ہو اور پینتیس ۳۵ قرعہ تک اثر اس کا معلوم نہ ہو **دوسرے** یہ کہ تشابہ اس کا بنظر اُس کے اجزاء کے ہو خواہ باعتبار انامل کے خواہ باعتبار اجزاء انامل کے لیکن بنظر احوال نبضہ کے مستوی ہو یا بالعکس پس مستوی حقیقی وہ ہے کہ باعتبار اجزاء قرعہ و نبضات کے تخالف نہ ہو اور مختلف غیر حقیقی اُس کو کہتے ہین کہ جس مین اختلاف باعتبار نبضہ اور قرعات کے حاصل ہو اور اگر بعض مدارج مین مختلف اور بعض مین مستوی ہو تو ایک اعتبار سے مستوی اور باعتبار ثانی مختلف کہین گے اور ظاہر ہونا استوا اور اختلاف کا اکثر ان پانچ صورتون مین ہوتا ہے جن کو امور خمسہ کہتے ہین **اوّل** باعتبار حال مقدار کے **دوسرے** باعتبار حال قوت اور ضعف کے **تیسرے** باعتبار زمانۂ حرکت کے **چوتھے** باعتبار سکون کے **پانچوین** باعتبار حال قوام کے پس

اگر استوا تمام جنسون مین ہے تو اُس کو مستوی علی الاطلاق کہتے ہین اور اگر
بعض حالات مین اختلاف ہے اور بعض مین استوا تو اُس کو مستوی فی البعض
اور مختلف فی البعض کہتے ہین اور اگرچہ اعتبار استوا اور اختلاف کا باقی
جنسون مین بھی ہو سکتا ہی لیکن بے وقت اختلاف معلوم ہوتا ہے مانند خلا
اور امتلا کے جو زمانہ دراز کے بعد دریافت ہوتا ہی اور نبض مستوی مطلق اوپر
نیکی حال بدن کے دلالت کرتی ہے مختلف وہ ہی کہ جو خلاف مستوی کے ہو
چونکہ درمیان مستوی اور مختلف کے کچھ واسطہ نہین ہی اس واسطے مخالفت
ساتھ ضد کے معتبر نہین ہی اور یہ نبض دلالت کرتی ہے عدم اعتدال در اختلاف
مادہ اور واقع ہونے تغیر کے اور جب مختلف اور مستوی دونون جمع ہوتے
ہین تو دلیل اعتدال ہی اور غیر اعتدال مزاج موافق حیثیت مختلفہ کے ہوتی
ہے اور دریافت کرنا اختلاف کا اجزاء نبضہ واحد مین باعتبار تجویز عقل
کے ہے اس واسطے کہ ہر جزو شریان کا بالطبع حرکت کرتا ہے پس ممکن ہے
کہ حرکت اُسکی باہم موافق ہو یا مخالف مثلاً کسی عضو مین بسبب فساد مادہ
یا حرارت کے حرارت زیادہ ہو پس حرکت شریانی اس عضو ماؤف کی سریع ہو
عضو محفوظ سے یہ اختلاف کمتر واقع ہوتا ہی جس کا دریافت کرنا بھی
مشکل ہے مگر اختلاف اجزاء نبض کا باعتبار نبضات کے کثیر الوقوع ہی اور
نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے اور یہ دو وجہ سے باہر نہین ہے

اوّل بتدریج اختلاف ظاہر ہو درمیان ایک نوع کے مثلاً اول عظیم معلوم ہو اور نبضۂ ثانی مین عظیم اندک کم ہو پس ایسا ہی ہر نبض مین کم ہوتا جاوے حتیٰ کہ درجہ صغیر کو پہونچے اُس کو مختلف متصل کہتے ہین اور مختلف متصل اگر بعد پہونچنے درجہ صغیر کے طرف عظم کے مائل ہو اُس کو عائد کہتے ہین اور اگر ہر نبضہ بتدریج زیادہ ہوکر عظم کو پہونچے اس کو مختلف منتظم کہتے ہین اور اگر درمیان مین اختلاف واقع ہو اور بعد اُس کے طرف عظم کے خواہش کرے اُس کو مختلف غیر منتظم کہتے ہین اور دیگر اقسام مین جنمین اختلاف واقع ہوتا ہی مانند سریع اور متواتر اور مانند اُس کے اُنکو بھی ایسا ہی قیاس کرنا چاہیئے دوسرے یہ ہی کہ اختلاف دفعۃً واقع ہو اور یہ بھی منتظم یا غیر منتظم ہوتا ہی اور امراض مفصلۂ ذیل مین نبض مختلف واقع ہوتی ہی جو اس نقشہ مین مندرج ہین اب وہ نقشہ جسمین اقسام اس جنس کے مندرج ہین واسطے ملاحظۂ ناظرین کے لکھتا ہون وہ نقشہ یہ ہے۔

سرسام حار	صرع بلغمی	صرع سوداوی	مالیخولیا سوداوی	مالیخولیا جو سوداے پیدا ہو	میزان امراض
عشق	سوء مزاج ترقلب	حمی جو فزع قوی سے پیدا ہو	حمی مطبقہ	انتہاے نوبت غب خالصہ	امراض دماغ امراض قلب
حمی بلغمی بسیط	حمی عضبی	شطر الغب			اقسام حمی

Scanned by CamScanner

اقسام نبض باعتبار استوا و اختلاف	اعتدال مستوی	نقصان مختلف	جنس دسوین

بیان نبض انتظام اور غیر انتظام مین وہ دو قسم ہی اول مختلف منتظم اور یہ حافظ ہوتی ہے اپنی حرکت کی یعنی اختلاف اس کا ایک وتیرہ پر رہتا ہی جس طور سے ہو یہ دلیل ہی یکسان ہونے تغیر مزاج کی اور حال مختلف منتظم کا مشابہ ہی منتظم سے یعنی شدید الروایت نہین ہی لیکن بہ نسبت مستوی کے ردی ہے **قسم دوسری** مختلف غیر منتظم جس کا اختلاف ایک حال پر قائم نہ رہے اور بدلتا جاوے یہ دلیل ہی نہایت تغیر مزاجی پر واضح ہو کہ نزدیک ارباب تحقیق کے قسم دہم داخل قسم نہم مین ہے اس واسطے کہ **شیخ الرئیس** اور **محمد زکریا** نے اجناس ادبی نبض کے نو قرار دیے ہین مگر **جالینوس** نے اس جنس کو علیحدہ ذکر کیا ہی اور اکثر متاخرین نے تقلید اُس کی کی ہے مگر **قرشی** نے کہا ہی کہ شعبے اُس کے بہت ہین

فصل چوتھی بیان نبض مرکب مین جو اجتماع بسائط سے شکل جداگانہ پیدا ہوتی ہے اس کی اکیس ۲۱ نوع ہین **نوع اول عظیم** یہ مرکب ہے تین بسیط سے یعنی طول اور عرض اور شہوق یعنی بلندی سے اور یہ نبض امراض مندرجۂ نقشۂ ہذا مین واقع ہوتی ہے۔

صداع دموی	فالج دموی	ورم نفس دماغ	سرسام دموی	مالیخولیا دموی	زکام ونزلہ	عشق	خناق دموی	ذات الریہ دموی	میزان اقسام امراض
ورم ثدیین دموی	ذات الجنب خالص دموی	سوء مزاج حار قلب	خفقان دموی	ورم جگر دموی	کثرت طمث	انفجار الرحم	درد مفاصل دموی	حدبہ	امراض دماغ امراض ریہ امراض صدر امراض قلب
حمی غضبی	حمی تخمی	حمی دموی	انتہاے نوبت غب خالصہ	تپ دق درجہ سوم	حمی یوم	درمیان حمی غضبی	مطبقہ دموی	ربع دموی	امراض جگر امراض رحم امراض حلق امراض پستان اقسام حمی امراض مفاصل

نوع دوسری صغیر ضد عظیم کی ہے یعنی ناقص ہوا قطار ثلاثہ مین اور یہ امراض مفصلۂ ذیل مین واقع ہوتی ہے جو نقشۂ ہذا مین درج ہین۔

سرسام سوداوی	سرسام حار	صرع سوداوی	مالیخولیا جو مرہ سودا سے پیدا ہو	سوء مزاج سرد قلب	سوء مزاج یابس قلب	خفقان سوداوی	ابتداے غشی	میزان امراض مندرجہ نقشۂ ہذا
جمود و بستن خون در مثانہ	حمی غمی	حمی جو سہر مفرط سے پیدا ہو	حمی الغبی	حمی جوعی	حمی غضبی	حمی ورمی	حمی جو جہ ملاقات آفتاب کے ہو	امراض دماغ امراض قلب امراض مثانہ
ابتداے نوبت غب خالصہ	ابتداے نوبت غب غیر خالصہ	حمی بلغمی بسیط	حمی لثقہ	حمی وبائی	شطر الغب	ربع دائرہ	ربع سوداوی	اقسام حمی ۱۵

نوع تیسری معتدل جو درمیان عظیم اور صغیر کے ہو **نوع چوتھی** غلیظ کہ

جسمین دو قطر بسیط عرض اور شوق زیادہ ہون **نوع پانچوین** دقیق ضد غلیظ کی ہی **نوع چھٹی** معتدل کہ متوسط درمیان غلیظ اور دقیق کے ہو اور یہ اقسام دلالت کرتے ہین اوپر اس کے کہ دلالت کرتے ہین بسائط اُنکے چونکہ اسباب بسائط ذکر کر چکا ہون لہذا مرکبات کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اب معلوم کرنا چاہیئے کہ واسطے نبض عظیم کے تین سبب درکار ہین **اوّل** حرارت کا زیادہ ہونا کہ وہ محتاج ہے طرف ترویح کثیر کے **دوسرے** جرم نبض کا ملائم ہونا کہ انبساط مین عاصی نہ ہو **تیسرے** قوت حیوانی کا قوی ہونا تاکہ انبساط رگ پر قادر ہو اور ظاہر ہے کہ جب تک یہ اسباب ثلاثہ نہ ہون نبض مین عظم نہین پیدا ہوتا ہی اور اسباب نبض صغیر کے ضد اُس کے ہین یعنی غلبہ برودت اور صلابت جرم نبض اور ضعف قوت اور کبھی نبض مین صغر بسبب دیگانے قوت کے بھی پیدا ہوتا ہے مانند امتلائے غذائی یا امتلائے خلط فاسدہ متعفنہ سے اور اُسکو نبض منضغط کہتے ہین اور انضغاط غذا سے اس طور پر ہوتا ہی کہ جس وقت غذا کثیر المقدار معدہ مین پہونچی اور اُس نے گرانی پیدا کی اور بوجہ گرانی کے قوت اور حرارت غریزی سُست ہوتی گئی اور قوت بوجہ ضغط کے تکمیل انبساط پر قادر نہ ہوئی اگرچہ اسباب عظم کے موجود نہ ہون اور سبب انضغاط خلط سے اس طور سے پیدا ہوتا ہی کہ خلط متعفن شدہ ایک محل مین جمع ہو اور قوت کو منضغط کرے جیسا کہ نبض اول نوبت مین ہوتی ہے بسبب اجتماع مادہ کے واضح ہو

کہ وقت خارج ہونے اعتدال کے اول حاصل ہوتا ہے عظم پھر سرعت پھر تواتر اسی طور سے وقت رجوع باعتدال وزوال حاجت کے اول زائل ہوتا ہی تواتر پھر سرعت پھر عظم حاصل کلام یہ ہے کہ درجات احتیاج کے انھین سے پائے جاتے ہین پس زیادتی حرارت سے تین درجے پیدا ہوتے ہین **اول عظم دوسرا سرعت تیسرا تواتر**۔ اب یہان پر اقسام اقطار ثلاثہ جو بحالت ترکیب پیدا ہوتے ہین نقشۂ ہذا مین لکھتا ہون۔

درجات ثلاثہ اقطار ثلاثہ بحالت ترکیب	زیادتی	نقصان	اعتدال
طول عرض عمق	عظیم	صغیر	معتدل
عرض عمق	غلیظ	دقیق	معتدل
عرض طول	ادراک عرض طول کا بدون عمق کے غیر ممکن ہی لہذا تسمیہ ان مرکبات کا ضروری سمجھا گیا۔		
عمق طول	بلا عرض کے ادراک طول وعمق کا بھی نہین ہو سکتا ہی۔		
طول طول عرض عرض عمق عمق	مرکبات ثانیہ اتفاقیہ بجز حاصل ضرب ہونیکے کوئی نتیجہ نہین رکھتے ہین اگر کوئی شبہہ کرے کہ بسائط مین انکی تعریف کی گئی ہی حالانکہ جو شی مدرک نہ ہو سکی تعریف ناجائز ہی دفع شبہہ یہ ہی کہ حالت مرکب مین ادراک غیر ممکن ہے نہ بحالت بسائط مین اور اگر تعریف بسائط کی نہ کیجاتی تو مرکب کا سمجھنا غیر ممکن ہوتا		

نوع ساتوین بیان نبض غزالی مین واضح ہو کہ یہ نبض ایکبار اول انبساط
مین اُنگلیون کو حرکت دیتی ہی اور دوسری بار اس سرعت سے حرکت کرتی ہی
کہ معلوم نہین ہوتا رجوع اور سکون اُسکا اور یہ دلالت کرتی ہی زیادتی احتیاج
ترویح پر اور سبب اُس کا اسباب سرعت ہی اور غزالی اسکو انس واسطے کہتے ہین
کہ یہ مانند ہرن کے کودتی اور دوڑتی ہی اور بدیہی ہی کہ غزال وقت جست کے
پانون زمین پر رکھتا ہی اور پھر جوڑ کر جلدی سے اُٹھا چوکڑی بھرتا ہی کہ نہایت
سرعت وضع اور رفع سے سکون اُس کا معلوم نہین معلوم ہوتا ہی **نوع آٹھوین**
بیان نبض موجی مین کہ اجزا جس کے عظم وصغر اور شہوق اور عرض مین
ساتھ امتلا کے نرم اور مختلف ہون مانند لہر دریا کے کس لیے کہ جب آب
استادہ مین کوئی چیز سخت ڈالتے ہین دائرے اُس سے ظاہر ہوتے
ہین اور دائرے داخلی نسبت خارجی کے خرد تر اور سریع الحرکت ہوتے
ہین ایسا ہی یہ نبض طرف انگشت خرد کے نسبت اور اجزا کے بہت زیادہ
اور بلند محسوس ہوتی ہی اور طرف انگشت بنصر کے نسبت اول کے چھوٹی
اور کمتر معلوم ہوتی ہے جس کے سبب دو ہین ایک یہ کہ بوجہ ضعیف ہونے
قوت کے ایکبار مین تمام وکمال انبساط حاصل نہ ہو دوسرا یہ ہے
کہ رگ مین لینت ہو اور قوت قوی شریان بوجہ ترقی کے تمامی متحرک
نہ ہوسکے اور منفعل نہ ہو ہر جزو اس کا تحریک قوت سے ایکبار بلکہ اندک اندک

جزو بعد جزو کے ظاہر ہی کہ جب کوئی چیز سخت کو حرکت دیتے ہین تو اول اُس کا ایک طرف حرکت کو قبول کرتا ہے بخلاف جزو نرم کے کہ اگر کوئی جزو اس کا حرکت کو قبول کرے تو جائز ہے کہ جزو دیگر حرکت سے منفعل نہ ہو اور یہ نبض دلالت کرتی ہے زیادتی رطوبت پر اور ہونے امراض مندرجۂ نقشۂ ہذا پر اور تپ مین دلیل عرق آنے کی ہے اور بعد حمام اور شراب پینے کے نبض موجی ہوتی ہے۔

ورم نفس دماغ	ورم غشائین دماغ	سرسام سرد	میزان اقسام امراض
فالج	سکتہ	ذات الریہ دموی	امراض دماغ امراض ریہ
استسقا			امراض جگر

نوع نوین بیان نبض دودی مین عربی مین دو وکیڑے کو کہتے ہین جو پیدا ہوتا ہی رطوبت ناک جگہ مین اور وہین رہتا ہے اور یہ بہت سُست چلتا ہی اور نبض دودی موجی سے عریض اور ممتلی نہین ہوتی ہے مگر مانند موجی کے بلندی اور غور اور تقدم اور تاخر مین برابر ہوتی ہے اور یہ دلالت کرتی ہی اور پر سقوط قوت کے نہ بتمامہ سو اسطے کہ جب بتمامہ قوت ساقط ہو جاوے تو اُس کو نملی مین شمار کرین گے **نوع دسوین** بیان نبض نملی مین یہ نبض نہایت درجہ صغیر اور متواتر ہوتی ہے بوجہ ضعیف ہونے قوت کے اور یہ نبض حالت مرگ مین ظاہر ہوتی ہے چونکہ حرکت اُسکی مثل حرکت چیونٹی کے ہے اسی وجہ سے

اس کو نملی کہتے ہین **فرق** درمیان نبض موجی اور نملی کے یہ ہے کہ نبض موجی
بسبب رطوبت کے ایکبارگی متحرک نہین ہوسکتی ہے باوجودیکہ قوی ہے
بخلاف دودی اور نملی کے کہ علت اُس کی افراط ضعف ہے اِس نبض مین
بوجہ کثرت حاجت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اور نبض نملی طفل نوزاد کے حق مین
طبعی ہی بخلاف اور حالات کے کہ اُسمین نشان موت ہے **نوع گیارھوین**
بیان نبض منشاری مین منشار عربی مین آرے کو کہتے ہین یہ نبض مثل آرے
کے دانتون کے ہوتی ہے اور صلابت اسمین زیادہ ہی البتہ شہوق مین اختلاف
کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ نبض سریع ومتواتر ومختلف الاجزا ہے عظم و
انبساط وصلابت اور لینت مین اور یہ امر صحیح ہے کہ کوئی اجزاء نبض کے
صلب ہوتے ہین اور کوئی نرم لیکن یہ گمان کہ نبض لین ہوتی ہے باطل ہے
اسواسطے کہ کوئی جزو رگ کا صلب ہوتا ہے اور کوئی اصلب یہ دلالت
کرتی ہے ورم عضو اور نیز قوت قوی پر کیونکہ بلا قوت سرعت حاصل نہین
ہوتی ہے اور عظم جو لازمہ سرعت کا ہے پیدا نہ ہوگا اور یہ منشاریت نبض
اختلاف جرم رگ سے پیدا ہوتا ہے صلابت اور لینت مین کیونکہ بدیہی ہے
کہ جو اجزاء نبض کے صلب ہون گے اُس کے انبساط مین صغر اور بطوء ظاہر
ہوگا اور جو اجزاء لین ہین اُس کے انبساط مین سرعت اور عظم ہوگا پس نبض
مذکور مختلف الاجزاء ہے صلابت اور عظم اور صغر اور تقدم اور تاخر مین

اس کو نملی کہتے ہین **فرق** درمیان نبض موجی اور نملی کے یہ ہے کہ نبض موجی
بسبب رطوبت کے ایکبارگی متحرک نہین ہوسکتی ہے باوجودیکہ قوی ہے
بخلاف دودی اور نملی کے کہ علت اُس کی افراط ضعف ہے اِس نبض مین
بوجہ کثرت حاجت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور نبض نملی طفل نوزاد کے حق مین
طبعی ہے بخلاف اور حالات کے کہ اُسمین نشان موت ہے **نوع گیارھوین**
بیان نبض منشاری مین منشار عربی مین آرے کو کہتے ہین یہ نبض مثل آرے
کے دانتون کے ہوتی ہے اور صلابت اسمین زیادہ ہے البتہ شہوق مین اختلاف
کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ نبض سریع ومتواتر ومختلف الاجزا ہے عظم و
انبساط وصلابت اور لینت مین اور یہ امر صحیح ہے کہ کوئی اجزاء نبض کے
صلب ہوتے ہین اور کوئی نرم لیکن یہ گمان کہ نبض لین ہوتی ہے باطل ہے
اسواسطے کہ کوئی جزو رگ کا صلب ہوتا ہے اور کوئی اصلب یہ دلالت
کرتی ہے ورم عضو اور نیز قوت قوی پر کیونکہ بلاقوت سرعت حاصل نہین
ہوتی ہے اور عظم جو لازمہ سرعت کا ہے پیدا نہ ہوگا اور یہ منشاریت نبض
اختلاف جرم رگ سے پیدا ہوتا ہے صلابت اور لینت مین کیونکہ بدیہی ہے
کہ جو اجزاء نبض کے صلب ہون گے اُس کے انبساط مین صغر اور بطو ظاہر
ہوگا اور جو اجزاء لین ہین اُس کے انبساط مین سرعت اور عظم ہوگا پس نبض
مذکور مختلف الاجزاء ہے صلابت اور عظم اور صغر اور تقدم اور تاخر مین

اور سبب اختلاف اجزا اہل تحقیق کے نزدیک دو ہین ایک یہ ہے کہ
بوجہ قوام مادہ کے اختلاف اجزا رگ مین واقع ہو اسواسطے کہ مادہ متعفنہ
کو واجب ہے لینت کا پیدا کرنا کیونکہ جب مادۂ خام یا غیر متعفنہ داخل
ہوتا ہی تو صلابت پیدا ہوتی ہی دوسرا کسی عضو عصبی مین ورم ظاہر ہو
اور وہ باعث اختلاف اجزا رگ کا ہو اسواسطے کہ منشاریت حالت ورم مین
ضرور ظاہر ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک شرائین دو غشا سے محیط ہی ایک داخلی
دوسری خارجی سے اور غشا خارجی غلیظ اور نمایان ہی بخلاف غشا
داخلی کے کیونکہ یہ غشا نہایت دقیق اور خفی ہی اور معلوم نہین ہوتی ہے
الا غشا بزرگ مین اور ترکیب غشا لیف عصبی اور لیف رباطی سے ہے
پس جس وقت ورم عضو عصبی مین پیدا ہوتا ہے تمام اعصاب اس عضو
کے کشیدہ ہو جاتے ہین بسبب افزونی ورم حجم عضو کے پس ریشہ عصبی شرائین
کے بھی کھینچتے ہین اور تنگی شرائین مین معلوم ہوتی ہے اسی وجہ سے حال
نبض کا مختلف معلوم ہوتا ہے کیونکہ اجزا نبض کے بسبب عدم انجذاب
ریشۂ عضو غشائیہ کے عظیم اور سریع اور حالت انجذاب مین صغیر اور بطی
اور بسبب تمدد کے صلب محسوس ہوتے ہین اور جو اجزا شریان کے اس
عضو سے تعلق نہین رکھتے ہین وہ اپنی حالت پر رہتے ہین اور اگر ورم کسی
عضو مین جو عصبی نہین ہے ہو اس وقت نبض منشاری واقع نہین ہوتی ہی

وجہ یہ ہے کہ جب تک مادہ حارہ متعفنہ اسمین نہین پہونچتا ہے منشاریت پیدا نہین ہوتی ہے اور جو امراض نبض منشاری مین ضرور ہوتے ہین اس نقشہ مین درج ہین۔

ورم غشا صلب دماغ	سبات جو بوجہ پہونچنے اخرہ کے یہ یا صدہ سے پیدا ہو	میزان اقسام امراض	نوع بارھوین
ذات الجنب خالص	ذات الجنب غیر خالص	امراض دماغ امراض صدر	

بیان نبض ذنب الفار مین یہ مثل چوہے کی دم کے ہوتی ہے مختلف الاجزاء گندگی اور لاغری مین یعنی ایک طرف موٹی ہوتی ہے اور دوسری طرف پتلی اور شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ یہ شروع ہوتی ہے نقصان سے طرف زیادتی کے اور زیادتی سے طرف نقصان کے اور اس کی تین قسمین ہین قسم اول عظم سے شروع ہوکر بتدریج صغر کو پہونچتی ہے اور جب حد صغر کو پہونچتی ہے تو پھر حرکت اسکی بالکل معلوم نہین ہوتی ہے اسکو ذنب المنقضی کہتے ہین یہ قسم ردی ہے اور دلالت کرتی ہے ضعف اور عجز قوت پر قسم دوسری جس مرتبہ سے شروع ہوتی ہے بتدریج مرتبہ ضد کو پہونچتی ہے اور اسی حالت پہ قائم رہتی ہے اس کو ذنب ثابت کہتے ہین قسم تکسیری جس مرتبہ سے شروع ہووے بتدریج اسی مرتبہ کو پہونچتی ہے مثلاً اول صغر یا عظیم محسوس ہو پس بہ تدریج عظم یا صغر کیطرف مائل ہو اسکو ذنب راجع اور

ذنب عائد کہتے ہین اور یہ تین نوع ہی **اول** اگر عظم سے شروع ہو کر صغر کو پہونچے اور پھر اُسی طور سے عظم کیطرف عود کرے اُسکو **ذنب متراجع تام الرجوع** کہتے ہین یہ دلالت کرتی ہے قوت مساوی ہونے پر قوت متحرک حرکت اولےٰ کی **دوسری** عظم سے شروع ہو اور درجہ صغر کو پہونچے اور پھر طرف عظم کے عود کرے مگر اس درجہ عظم کو نہ پہونچے پس اُسکو **ذنب متراجع ناقص الرجوع** کہتے ہین یہ دلالت کرتی ہے ضعف قوت پر قوت محرک حرکت اولیٰ کی **تیسری** عظم سے شروع ہو کر صغر کو پہونچے اور پھر طرف عظم کے عود کرے مگر ساتھ زیادتی کے مرتبہ اول سے اس کو **ذنب متراجع زائد الرجوع** کہتے ہین یہ دلالت کرتی ہے اوپر قوی ہونے قوت محرکہ کے حرکت اولیٰ کے اب معلوم کرنا چاہیئے کہ اختلاف ذنب الفارمین تین نوع پر پیدا ہوتا ہی **اوّل** باعتبار نبضات کے مثلاً نبضہ اول قوی یا سریع یا عظیم معلوم ہوا اور پھر ہر نبضہ مابعد کا بتدریج طرف ضعف یا صغر یا بطوء کے مائل ہوا اور یہ نوع ظاہر ہوتی ہے **دوسری** باعتبار ایک نبض کے ہو بنظر اجزاء کثیر کے مثلاً اول اُنگلی کے نیچے حرکت زیادہ محسوس ہوا اور دوسری اُنگلی کے نیچے اُس سے کم تیسری اُنگلی کے نیچے دوسری سے کم چوتھی اُنگلی کے نیچے تیسری اُنگلی سے کم معلوم ہوا اور ایسا ہی کمی تصور کرنا چاہیے **تیسری** باعتبار ایک نبض کے ہو مثلاً ابتدائی انبساط زیادہ ہو یا کم یا بتدریج ناقص ہو یا زیادہ

نوع تیرھوین بیان نبض ذوالفترۃ یہ ساکن ہوتی ہے اُس وقت کہ جب اُمید حرکت کی ہوتی ہی اور اُس کے دو درجے ہین **اول** جس زمانہ مین امید حرکت کی ہو کہ ضرور وہ ساتھ وجود کے آوے گی نہ آوے اور اگر آوے تو محسوس نہ ہو مثال اُسکی یہ ہے کہ زمانہ سکون کہ جو بعد حرکت انبساط یا انقباض کے ہوتا ہے زیادہ ہو اور جب زمانہ سکون کا زیادہ ہوگا تو حرکت جو واقع ہوتی ہے وہ بوجہ زیادتی سکون کے نہین محسوس ہوویگی کیونکہ زمانہ حرکت کا گذر گیا **دوسری مثال** یہ ہے کہ جب بعد سکون انقباض کے رگ طرف انبساط کے مائل ہوتی ہی اور وہ ہنوز درجہ محسوس ہونے کو نہ پہونچے مگر وہ اپنے مرکز کی طرف عود کرے اور حرکت باطل ہوکر سکون ظاہر ہو اور قرشی کے نزدیک معنی ذوالفترۃ کے یہ ہین دوسری بعد شروع ہونے حرکت اور قبل تمام ہونے اُسکی کے سکون واقع ہو مثلاً نبض بعد شروع انبساط کے اور قبل تمام ہونے انبساط کے ساکن ہو اور پھر حرکت کرکے انبساط کو تمام کرے یا بعد شروع انقباض کے قبل تمام ہونے اس حرکت کے سکون واقع ہو اور پھر حرکت کرکے انقباض کو پورا کرے پس ضرور ہے کہ درمیان سکونین مذکورین کے زمانہ حرکت کا تھا کہ جس مین سکون واقع ہوا پس نبض مذکور دو حرکتون سے مرکب معلوم ہوتی ہے یعنی ایک حرکت منقطع الوسط اور چار سکون سے نبض مرکب ہی واضح ہو

کہ حرکت عام ہی اور مراد اُس سے ہونا حرکت کا ہے اور معنی ذوالفترۃ کے
ٹھہرنے کے ہین چونکہ یہ نبض چلتے چلتے دفعتہً بقدر دو سکون کے ٹھہر جاتی
ہے اسی واسطے ذوالفترۃ کہتے ہین اور سبب اس نبض کا ضعیف ہونا قوت
کا ہی بوجہ ماندگی اور واسطے طلب استراحت کے اور یہ بعد چند نبض کے
قوت حرکت کرنے مین محتاج اور عاجز ہو جاتی ہے اگر حرکت کرتی بھی ہے تو
بوجہ ضعف کے معلوم نہین ہوتی ہی پس معلوم کرنا چاہیئے کہ مقدار سکون اور
حرکت اس نبض کی باعتبار قوت کے ہے مثلاً اگر ضعف کم ہے تو بعد چند قرعات
کے سکون واقع ہوگا اگر زیادہ ہی تو چار پانچ یا زیادہ قرعات کے بعد سکون
ہوگا **نوع چودھوین** بیان نبض واقع فی الوسط مین یہ متحرک اُسوقت
ہوتی ہے کہ جب سکون لازم ہے اُسکو یعنی درمیان انبساط اور انقباض
کے کہ زمانہ سکون کا ہی حرکت واقع ہو اور یہ نبض مشابہت رکھتی ہی ساتھ
غزالی اور مطرقی کے لیکن **فرق** مطرقی اور واقع فی الوسط مین یہ ہی کہ قرعۂ
ثانی مطرقی مین جزو حرکت انبساط ہوتا ہی مثل قرعۂ اول انبساط کے یعنی قرعۂ
لاحقہ مطبقہ مہتم انبساط کا ہی پس دونون قرعہ جزو انبساط ہوتے ہین بخلاف
واقع فی الوسط کے کہ قرعۂ ثانی بعد تمام ہونے انبساط کے واقع ہوتا ہے
اور وہ جزو اُس کا نہین ہے اور **فرق** درمیان غزالی اور واقع فی الوسط
کے یہ ہے کہ غزالی مین قرعۂ ثانی لاحق ہوتا ہے قبل انقضائے قرعۂ اول کے

یعنی ہنوز بعض اجزاء رگ کے قرعۂ اول سے فارغ نہین ہوتے ہین کہ بعض اجزا اُس کے قرعۂ ثانی کرتے ہین اور سبب اس نبض کا حرارت قوی ہے کہ جو محتاج کرتی ہے طبیعت کو طرف حرکت کے **نوع پندرھوین** بیان نبض مسلی مین مسل تکلے کو کہتے ہین یہ شروع ہوتی ہے نقصان سے اور مائل ہوتی ہے طرف زیادتی کے اور پھر زیادتی سے طرف نقصان کے رجوع کرتی ہے حتیٰ کہ نقصان انتہائے انبساط پر پہونچتا ہے اور نبض مذکور درمیان مین گندہ اور اطراف اُسکے دونون باریک ہوتے ہین مانند دُو دمون چوہے کے اگر دونون کو جوڑین تو یہ شکل پیدا ہوتی ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ حالت انبساط مین اول اُنگلی اور آخر اُنگلی کے نیچے صغیر معلوم ہوتی ہے اور دوسری اُنگلی کے جزو آخر اور تیسری اُنگلی کے جزو اول کے نیچے عظیم ہوتی ہے ایسے کو عظیم الوسط صغیر الطرفین کہتے ہین اور اس نبض کی ضد کو عمیق کہتے ہین جو صغیر الوسط عظیم الطرفین ہوتی ہے اور سبب اسکا ضد سبب مسلی کا ہے اور سبب مسلی کا ضعیف ہونا قوت کا ہے **نوع سولھوین** بیان نبض مرتعش مین یہ مانند رعشہ کے لرزان معلوم ہوتی ہے سبب اُسکا ضعیف ہونا قوت کا اور شدت حاجت طرف ترویح کے اور صلابت اور یبوست جرم رگ کی دلیل ہے اور امراض مندرجہ نقشۂ ہذا مین یہ نبض واقع ہوتی ہے۔

سرسام	امراض دماغ	نوع سترھوین بیان نبض ملوی مین

یہ مانند تاگے بٹے ہوئے کے ہوتی ہی جیسا کہ چھوڑ دیتے ہین کیفیت پیچیدگی مین
دلالت کرتی ہی اوپر رداءت حال کے **نوع اٹھارھوین** بیان نبض
متشنج مین یہ مانند تاگے کھنچے ہوئے کے ہوتی ہی اور مختلف الاجزا ہوتی
ہے تقدم اور تاخر اور وضع مین ساتھ صغر اور صلابت کے یہ نبض دلالت
کرتی ہی ظاہر ہونے تشنج اور رداءت قوام پر اور سبب حدوث اس نبض کا
تشنج پیدا ہونا اجزائے عصبیہ مین ہی اور ظاہر ہی کہ جب تشنج اعصاب
مین پیدا ہونیوالا ہوتا ہی تو اول اثر اُس کا باریک رگون مین پیدا ہوتا ہی
اور چونکہ جرم رگ کا مرکب ہی دو غشاء سے پس اثر اُس کا اول نبض مین
پیدا ہوتا ہی **نوع اُنیسوین** بیان نبض متواتر مین اگرچہ اسمین بھی مثل
تاگے کشیدہ کے نبض معلوم ہوتی ہے اسواسطے متواتر اور تشنج اور تعرش
اور ملتوی یہ جملہ اقسام باہم اشتراک رکھتے ہین مگر فرق یہ ہی کہ متواتر مین تھوڑا
انبساط پوشیدہ ہوتا ہی اور کشیدگی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر یہ نبض امراض
یالبسہ مین ظاہر ہوتی ہی **نوع بیسوین** بیان نبض ثابت مین۔ یہ باریک

اور صلب اور کشیدہ ذی اختلاف ہوتی ہی اور امراض حاد مین شدید الیبوست مثل
دق اور ذبول مین ظاہر ہوتی ہی **نوع اکیسوین** بیان نبض مطرقی مین مطرقہ ہتوڑے
کہتے ہین جبکہ نہائی پر مارتے ہین اور بلا قصد مارنیوالے کے وہ ہتوڑی نہائی سے اچھلکر
حرکت دوسری پیدا کرتی ہی اسیطرح سے یہ نبض ہوتی ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ مین نے

مطرقی کو دیکھا ہی کہ دو بار عود کیا یعنی ایک نبضہ مین تین ۳ قرعہ کیے ہر قرعہ نسبت قرعۂ
اول کے صغیر تھا اور اس نبض کو ذوالقرعتین بھی کہتے ہین یعنی نبض دو
قرعہ والی بعض اطبا اسکو دو نبضہ کہتے ہین اسواسطے کہ سرعت قرعۂ ثانیہ
کی ایک نبضہ مین نہین ہوسکتی ہے قرشی نے لکھا ہے کہ یہ حجت مغالطہ
کی ہی بعض اطبا کہتے ہین کہ وہ ایک نبضہ ہے مگر مختلف ہے تقدم اور تاخر
مین شیخ الرئیس بھی اسکا پابند ہی شیخ الرئیس کا قول ہی کہ جو اس کو
دو نبضہ کہتے ہین انکی رائے غلطی پر ہے اس واسطے کہ اس کو دو نبضہ کہنا
اُسوقت جائز تھا کہ جب انبساط اسکا تمام ہو جاتا حالانکہ اُس مین یہ ثابت نہین
ہوتا ہے بلکہ یون کہنا جائز ہی کہ یہ نبض جب اول قرعہ پر منبسط ہوتی ہی اُنگلی
کو قرعہ دیتی ہی اور جب انبساط کو تمام کرتی ہی قرعۂ ثانی محسوس ہوتا ہے
دوسرا قول یہ ہے کہ جو بوجہ دو قرعہ کے دو نبضہ کہتے ہین تو بقول انکے
منقطع الانبساط کو بھی کہنا چاہیئے حالانکہ وہ ایک نبضہ ہی اور اسباب مطرقی
کے تین ہین اول قوت قوی اور حاجت شدید طرف ترویح کے اور جرم
نبض کا ایسا صلب ہو کہ ایکبار انبساط کامل نہ ہوسکے بلکہ دوسری مرتبہ
قوت شریان کی اجزائے نبض کو بقوت تمام انبساط کامل پر پہونچادے
ایسی ہی حالت مین نبض مطرقی صلب اور سریع ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا
ہے کہ کبھی حاجت طرف ترویح کے نہین ہوتی ہے بلکہ شریان مقدار کامل پر

پہونچتی ہی کیونکہ تکمیل قوت کی درحالیکہ کوئی مانع نہ ہو طبعی ہوتی ہی دوسرا قوت ضعیف ہو اور جرم نبض کا نرم ہو مگر مرتبہ انبساط مین اپنی مقدار پہ قادر نہ ہو بوجہ ضعف فاعل یعنی قوت کے بلکہ واسطے استراحت کے دوبارہ حرکت کرے بوجہ ترتیب انقباض ناقص کے اس حالت مین نبض صلب اور بطی ہوگی تیسرا کوئی امر خارجی وقت انبساط کے عارض ہو اور طبیعت دفعتًا اُسی طرف متوجہ ہو اور حرکت طبعی مین خلل واقع ہو مثل حالت خوف شدید کے جیسا کہ حرکت نبض مین فتور واقع ہوتا ہی اس واسطے کہ طبیعت دوسری طرف ہوتی ہی اور حرکت انبساطی سے رہ جاتی ہے اور بجائے حرکت کے سکون محسوس ہوتا ہی اور واسطے ترویح کامل کے انبساط ناقص پورا کرتی ہی اور قرعۂ ثانیہ معلوم ہوتا ہی پس صورت ثالث مین مطرقی نہین ہی جب تک کہ وہ سبب قائم ہے اُس وقت تک نبض مین فتور واقع ہوتا ہے البتہ دو صورتون اول مین ہر نبضہ مطرقی ہو سکتا ہی۔ حاصل یہ ہی کہ مطرقی کو ذو قرعتین کہنا جائز ہے اور ذو قرعتین کو علی الاطلاق مطرقی کہنا غیر جائز اور یہ معلوم ہونا ضرور ہے کہ اجناس نبض مرکبہ کے ممکن الاجتماع ہین لیکن وہ اجناس کہ ضد دوسرے کے ہین خواہ وہ بسیط ہون یا مرکب جمع ہونا اُنکا غیر ممکن مثلاً نبض واحد سریع ہو اور بطی بھی ہو یا عظیم ہو اور صغیر بھی ہو یہ ممتنع ہی اور اسیقدر اختلاف ہو سکتا ہی بلکہ کثیر الوقوع ہے کہ ایک نبض مین بعض اجزا سریع یا عظیم

محسوس ہون اور بعض بطی اور صغیر جیسا کہ جنس مختلف مین بیان ہو چکا **فصل پانچوین** بیان لواحقات نبض مین یہ مشتمل ہی سولہ فائدون پر **فائدہ اول** بیان فرق نبض مرد اور عورت مین نبض مرد کی باعتبار نبض عورت کے قوی اور عظیم اور بطی اور متفاوت ہوتی ہی اور سبب عظم کا یہ ہی کہ خلقت مردون کی بہ نسبت عورتون کے قوی ہی اور حرم نبض مرد کا عاصی نہین ہوتا ہی اور وجہ بطو اور تفاوت کی یہ ہی کہ حالت عظم مین کہ جب حاجت ترویح کی رفع ہو گئی سرعت اور تواتر کی نوبت نہین پہونچتی اور بحالت انقباض بخارات بھی دفع ہو گئے پس سکون کامل واسطے استراحت قوت کے واقع ہوتا ہی اس وجہ سے زمانہ حرکت اور سکون کا مردون مین طویل ہوتا ہی بہ نسبت عورتون کے **فائدہ دوسرا** بیان نبض اسنان مین لڑکون کی نبض باعتبار نبض بالغون کے سریع اور متواتر اور عظیم ہوتی ہی یعنی اگرچہ معتدل ہو لیکن بہ نسبت اپنے جثہ کے عظیم ہی اور نبض بالغون کی قوی تر ہو دیگی جس طرح کہ سن ہی اور بعض کہول کی نسبت جوان کے صغیر اور بطی ہوتی ہی عظم اور قوت مین میانہ اور نبض شیخ کی ضعیف اور متفاوت اور لین ہوتی ہے بوجہ غلبہ رطوبت بلغم غیر طبعی کے تفصیل اس کی اس نقشہ سے معلوم کرنا چاہیئے۔

نبض باعتبار شباب	نبض	نبض باعتبار شباب	نبض	نبض باعتبار کہولت	نبض	نبض باعتبار شیخوخت	نبض
نمو	سریع متواتر وعظیم	شباب	قوی	کہولت	صغیر و بطی	شیخوخت	ضعیف متفاوت ولین

Scanned by CamScanner

فائدہ تیسرا بیان نبض مزاجون مین پس جاننا چاہیئے کہ نبض اُس شخص کی جس کا مزاج طبعی گرم ہی قوی وعظیم ہوتی ہے بشرطیکہ جرم رگ بھی ملائم ہو اور اگر گرمی مزاج مین غیر طبعی ہی اگرچہ حرارت زیادہ ہو قوت نبض کی ضعیف ہوگی جیسا کہ حمی محترقہ مین اور نبض سرد مزاج والے کی صغیر تر یا متفاوت یا بطی ہوتی ہی بقدر برودت کے اور اندازہ حاجت کے موافق صلابت اور نرمی جرم نبض کے ہوگی اور نبض مرطوب المزاج کی موجی یا عریض ہوتی ہی اور نبض یابس المزاج کی اکثر اوقات دقیق ہوتی ہے اور صلب پس اگر اس حال مین قوت قوی اور حرارت زیادہ ہی تو نبض ذوالقرعتین یا مرتعش یا تشنج ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مزاج نصف بدن کا طول مین گرم اور نصف بدن کا سرد پس نبض نصف بدن کی مانند مجرور کے ہوگی اور نصف بدن کی مانند مبرود کے چنانچہ اس نقشہ مین درج کیا گیا ہے۔

حالت باعتبار مزاج	نبض	حالت باعتبار مزاج	نبض	حالت باعتبار مزاج	نبض	حالت باعتبار مزاج	نبض
مزاج حار	قوی و عظیم	مزاج سرد	صغیر و متفاوت و بطی	مرطوب المزاج	موجی و عریض	یابس المزاج	دقیق و صلب

فائدہ چوتھا بیان فرق درمیان نبض موٹے اور دُبلے کے نبض دُبلے کی

باعتبار موٹے کے عظیم اور بطی ہوتی ہے اور نبض موٹے کی بقیاس دُبلے کے صغیر اور سریع پس اگر فربہی بوجہ زیادتی گوشت کے ہے تو نبض سریع اور قوی زیادہ ہوگی اور اگر زیادتی بوجہ چربی کے ہے تو برخلاف اُس کے ہوگی اِس نقشہ سے بخوبی کیفیت نبض کی معلوم ہوگی۔

حالت باعتبار لاغری	نبض	حالت باعتبار فربہی	نبض	حالت باعتبار فربہی	نبض	حالت باعتبار فربہی	نبض
لاغر	عظیم و بطی	فربہ	صغیر و سریع	فربہی بوجہ گوشت	سریع و قوی	فربہی بوجہ چربی	بطی و ضعیف

فائدہ پانچوان۔ بیان نبض حاملہ مین نبض حاملہ کی سریع اور عظیم اور متواتر ہوتی ہے اُس نبض سے جو غیر ایّام حمل مین ہو اگرچہ قوت مین کمی اور زیادتی نہین ہوتی ہے لیکن بوجہ حمل اور ماندگی کے کسی قدر نقصان معلوم ہوتا ہے اِس نقشہ سے حالت بخوبی سمجھ مین آسکتی ہے۔

حالت باعتبار حمل	نبض	کیفیت
حمل	سریع و عظیم و متواتر	اگرچہ یہ نبض حالت غیر حمل مین ہو مگر اندازۂ قوت سے فرق معلوم ہوگا۔

Scanned by CamScanner

فائدہ چھٹا۔ تغیرات نبض مین موافق موسم اور مزاج بلاد کے موسم ربیع مین نبض معتدل ہوتی ہے ہر ایک امر مین لیکن قوت اس مین زیادہ ہوتی ہے اور جو شہر معتدل ہین اُن مین بھی نبض معتدل ہوگی فصل خریف مین مختلف ہوتی ہے مائل بہ ضعف اور جو شہر مختلف الہوا ہین اُن مین بھی مختلف اور فصل جاڑون مین نبض بطی یا صغیر ہوتی ہے البتہ جن لوگون کے مزاج گرم ہین اُن کی نبض قوی ہوتی ہے اور جن شہرون کا مزاج سرد ہے وہان کی مخلوق کی بھی نبض مثل فصل جاڑے کے ہوگی فصل گرمی اور بلاد گرم مین نبض سریع اور متواتر وصغیر وضعیف ہوتی ہے تفصیل اُسکی نقشۂ ذیل مین تحریر کی ہے تاکہ علیحدہ علیحدہ ہر موسم کی نبض سمجھ مین آجاوے۔

حالت باعتبار فصل شہر	نبض	حالت باعتبار فصل و شہر	نبض	حالت باعتبار فصل و شہر	نبض	حالت باعتبار فصل و شہر	نبض
فصل ربیع	معتدل	فصل خریف	مختلف مائل بہ ضعف	فصل جاڑا	صغیر و بطی	فصل گرمی	سریع و متواتر و ضعیف و صغیر
باشندگان شہر معتدل	معتدل	باشندگان شہر مختلف الہوا	مختلف	باشندگان شہر بارد	صغیر و بطی	باشندگان شہر گرم	سریع و متواتر و صغیر و ضعیف

فائدہ ساتوان بیان فرق نبض حالت بیداری اور خواب مین اول خواب مین نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور اسی طور سے یا متفاوت ہوتی ہے یا بطی اور بعد ہضم غذا کے اگر کوئی عرصہ دراز تک سوتا رہا ہے تو نبض اس کی عظیم اور قوی اور آخر خواب مین جو زمانہ اعتدال کا ہے نبض عظیم اور قوی اور بطی ہوگی اور اگر سونے مین افراط ہو یعنی اعتدال سے زیادہ تو نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوگی اور اگر کوئی بھوکا سویا تو نبض اس کی صغیر اور بطی اور متفاوت زیادہ ہو جاتی ہے اور نبض اس شخص کی جو بعد خواب معتدل اور طبعی کے جاگا ہے بطی اور سریع اور عظیم ہو کر پھر اپنی حالت اصلی پر آجاتی ہے پس ثابت ہوا کہ حالت خواب مین نبض مختلف ہوتی ہے اور بیداری مین بدستور اس واسطے کہ اگر بیداری طبعی ہے تو نبض عظیم اور سریع ہوتی ہے اور اگر کوئی سوتے ہوئے کو دفعۃً جگا دیوے یا ڈرا دیوے تو اول نبض ضعیف ہوگی بعدہٗ عظیم اور سریع اور مختلف اور مرتعش پس اگر وہ ڈر حقیقی ہے تو حرکت نبض کی اسی حالت پر عرصہ تک رہتی ہے ورنہ اپنی حالت اصلی پر عود کرے گی چنانچہ اس نقشہ سے جملہ حالت و کیفیت نبض بخوبی معلوم ہو جاوے گی۔

حالت باعتبار خواب و بیداری	نبض	حالت باعتبار خواب و بیداری	نبض	حالت باعتبار خواب و بیداری	نبض	حالت باعتبار خواب و بیداری	نبض
ابتداء خواب	صغیر و ضعیف یا متفاوت یا ابطی	اثناء خواب جو زمانہ اعتدال کا ہے	عظیم و قوی و ابطی	اگر بھوکا سویا	صغیر و بطی و متفاوت	بیداری طبعی	عظیم و سریع
بعد ہضم غذا کے اگر عرصہ دراز تک سوتا رہا ہو	عظیم و قوی	اگر اعتدال سے زیادہ سووے	صغیر و ضعیف و متفاوت و ابطی	بعد خواب معتدل	بطی و سریع و عظیم	اگر خواب میں دفعۃً بیدار ہو یا ڈراویوے	ضعیف و عظیم و سریع و مختلف و متعفن

فائدہ آٹھوان بیان نبض حالت ریاضت مین و ریاضت معتدل مین نبض بتدریج قوی اور عظیم ہوتی ہے اور حالت آخر ریاضت مین سریع اور متواتر اور اگر ریاضت اعتدال سے زیادہ ہے تو صغیر اور ضعیف اور اگر قوت سخت قوی ہو تو سریع ہوگی اور جس وقت ریاضت حد افراط کو پہونچے گی تو نبض دودی یا نملی ہوگی اور اس نقشہ مین ہر حالت کے واسطے آسانی کے خانہ پری کی ہے۔

حالت باعتبار ریاضت	نبض	حالت باعتبار ریاضت	نبض
ریاضت معتدل	قوی و عظیم	اگر قوت قوی ہے	سریع
انتہائی ریاضت	سریع و متواتر	اگر ریاضت حد افراط کو پہونچے	دودی و نملی
اگر ریاضت اعتدال سے زیادہ ہو	صغیر و ضعیف		

Scanned by CamScanner

فائدہ نوان بیان نبض باعتبار غذا کے۔ اگر کھانا باعتدال کھایا ہی تو نبض عظیم اور سریع اور متواتر۔ اور اگر زیادہ کھایا ہی تو نبض مختلف اور بے نظام اور اگر بہت کم کھایا ہی تو نبض مائل بقوت اور عظم اور سرعت کے ساتھ ہوگی اور قوت اسکی نبض مین دیر تک رہے گی اور اگر غذا گرم کھائی ہی اور مزاج اصلی بھی گرم ہی پس بوجہ گرمی مزاج کے سوء مزاج گرم پیدا ہوگا اور بسبب سوء مزاج کے قوت ضعیف ہوگی اور بوجہ ضعیف ہونے قوت کے نبض بھی ضعیف اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر غذاے گرم کو سرد مزاج والے نے کھایا ہی تو بوجہ حاصل ہونے اعتدال کے نبض قوی اور عظیم ہوگی اور اگر غذاء سرد کو سرد مزاج والے نے کھایا تو سوء مزاج بارد پیدا ہوگا اور بوجہ سوء مزاج بارد کے قوت ضعیف ہوگی اور بوجہ ضعیف ہونے قوت کے نبض صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوگی اس نقشہ مین کیفیت غذا اور حالت نبض کی ظاہر کی گئی ہے۔

حالت باعتبار غذا	نبض	حالت باعتبار غذا	نبض
اگر غذا باعتدال کھائی ہی	عظیم و سریع و متواتر	اگر غذاے گرم کو سرد مزاج والے نے کھایا ہی	قوی و عظیم
اگر غذا اعتدال سے زیادہ کھائی ہی	مختلف	اگر غذاے سرد کو سرد مزاج والے نے کھایا ہے	صغیر و ضعیف و متفاوت و بطی
اگر غذاے گرم کو گرم مزاج والے نے کھایا ہی	ضعیف و سریع و متواتر	اگر غذا کم کھائی ہے	عظیم و سریع مائل بقوت ہوگی

فائدہ دسوان بیان نبض باعتبار پانی پینے کے معلوم کرنا چاہیئے کہ اگر پانی وقت خواہش کے پیا جاوے مثل وقت مضہم غذا یا بعد کھائے غذا کے تو نبض قوی ہوتی ہی باوجودیکہ پانی معتدل المقدار سے زیادہ بھی ہو مگر عظیم اور سریع اور متفاوت نہین ہوگی اور حکم کثرت اور قلت پانی کا موافق کثرت اور قلت کھانے کے کیا جاتا ہی۔ **فائدہ گیارھوان** بیان مین نبض کے باعتبار شراب پینے کے۔ زیادہ پینے شراب سے نبض مختلف اور غیر منتظم ہوگی نہ حد غذا تک اسواسطے کہ شراب لطیف اور خفیف ہی اور شراب سرد خواہ بالفعل سرد ہوئی ہو یا بالعمل یا بوجہ جاڑون کے سرد ہو حکم اسکا مانند حکم غذائے سرد کے ہی اور تغیر نبض مین موافق مزاج اصلی کے پیدا ہوگا تا وقتیکہ وہ حرارت سے گرم نہ ہو اور شراب گرم بالفعل ہو خواہ حرارت گرمی موسم سے وہ گرم ہوئی ہو یا حرارت آگ سے پس حکم اسکا بھی مانند غذائے گرم کے ہے اور تغیر نبض مین حسب مزاج اصلی کے ہوگا اور چونکہ شراب زود گوار ہی تغیر نبض مین جلد پیدا کرتی ہی اس نقشہ سے کیفیت شراب و حالت نبض علیحدہ علیحدہ معلوم کرنا چاہیئے۔

حالت باعتبار شراب	نبض	حالت باعتبار شراب	نبض
بعد شراب پینے کے	موجی	شراب سرد پینے سے	صغیر و ضعیف لطی و متفاوت
زیادہ شراب پینے سے	مختلف و غیر منتظم	شراب گرم پینے سے	ضعیف و سریع متواتر

فائدہ بارھوان بیان حالت غسل مین اگر کوئی غسل کرے ساتھ پانی گرم

یا سرد کے مگر حمام مین نبض عظیم اور قوی اور لین ہوگی اور بعد اُس کے سریع اور متواتر اور اگر عرصہ تک حمام مین قیام کیا حتی کہ حرارت تحلیل ہوگئی تو نبض ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوگی اور اگر پانی سرد استعمال کیا ہو اور سردی اُسکی قعر بدن مین پہونچی تو نبض صغیر اور متفاوت ہوگی اور اگر فقط ظاہر بدن کا سرد ہو اور حرارت بدن کے اندر جمع ہو تو نبض قوی اور عظیم اور سریع ہوگی اور آب کانی مثل پھٹکری وغیرہ سے نبض صلب اور آب گوگرد سے نبض سریع ہوگی اور یہ نقشہ جو ذیل مین تحریر کرتا ہون اس سے ہر ایک حالت مع کیفیت نبض معلوم ہوگی۔

حالت باعتبار حمام	نبض	حالت باعتبار حمام	نبض
آب سرد یا گرم سے حمام مین غسل کرنا	عظیم و قوی و لین	اور آب کانی پھٹکری سے اگر غسل کیا	صلب
اگر حمام مین عرصہ تک قیام کیا	ضعیف و بطی و متفاوت	اگر آب گوگرد سے غسل کیا	سریع
اگر سرد پانی سے غسل کیا اور سردی قعر بدن مین پہونچی	صغیر و متفاوت	بعد حمام	موجی
اگر فقط ظاہر بدن سرد ہے	قوی و عظیم و سریع	"	"

فائدہ تیرھوان بیان نبض حالت درد مین تغیر نبض مین شدت درد سے پیدا ہوتا ہی یا مدت دراز تک درد رہا ہو یا بوجہ حادث ہونے درد کے اعضاء شریفہ مین پس اگر درد شروع حالت مین کم ہوگیا تو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے بشرطیکہ درد ظاہر مین ہو اور اگر باطن مین ہی تو ابتداء درد مین نبض صغیر اور متواتر اور سریع ہوتی ہی اور جس قدر درد کو عرصہ ہوتا ہی ویسا ہی نبض مین تغیر قوی زیادہ ہوتا جاتا ہی اور جب درد نہایت درجہ سختی کو پہونچتا ہی تو قوت ساقط ہوکر نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہی اس نقشہ سے کہ جو ذیل مین تحریر کرتا ہون کیفیت نبض اور حالت درد بخوبی معلوم ہوجائیگی

حالت باعتبار درد	نبض	حالت باعتبار درد	نبض
ابتدا مین اگر درد کم ہی	سریع ومتواتر	اگر درد بشدت ہے	دودی ونملی
اگر درد باطن مین ہی	صغیر ومتواتر وسریع	+	+

فائدہ چودھواں بیان نبض حالت ورم مین چونکہ بوجہ ورم کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہی اسکی دو نوع ہین اول ورم تمام بدن کے شریان کو متغیر کرے اور یہ تین حال سے خالی نہین ایک ورم حار عظیم دوسرا ورم عضو شریف جو موث ہو تیسرا نہ عظیم ہو نہ عضو شریف مین ہو مگر شدید الوجع ہو پس ان تینون حالون مین نبض متغیر ہوتی ہے **دوسرے** ورم متغیر نہ کرے مگر بعض عضو متورم کو اور یہ ورم سخت عظیم نہین ہوتا ہی اگر اعضاء شریف سے دور ہی تو بخار بھی نہین

پیدا کرے گا اور ورم عضو متورم کا اُسوقت نبض کو متغیر کرتا ہی کہ جب متصل شریان کے ہو اور تکلیف اُسکی اُس شریان تک پہونچے اور متغیر ہونا نبض کا بوجہ ورم کے پانچ نوع پر ہی **نوع اوّل** کہ موافق نوع ورم کے تغیر ہو مثلاً اگر ورم حار ہی تو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر ورم خشک اور سخت ہی تو منشاریت غالب ہوگی اور اگر ورم لین ہی تو نبض موجی اور اگر ورم بارد ہی تو نبض متفاوت اور بطی ہوگی اور جب ورم پختہ ہو جاتا ہی تو نبض سے منشاریت موقوف ہو کر نبض موجی ہو جاتی ہی اور پھر اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور سرعت اور تواتر بوجہ سکون حرارت کے کمتر ہوتا ہی اور اس نقشہ مین اقسام ورم اور حالت نبض کو بخوبی مین ظاہر کرتا ہون ۔

حالت باعتبار ورم	نبض	حالت باعتبار ورم	نبض
ورم حار	منشاری و مرتعش و سریع و متواتر	ورم بارد	متفاوت و بطی
ورم یابس	منشاری	جب ورم پختہ ہوتا ہی	موجی
ورم لین	موجی	+	+

نوع دوسری بیان مدت ورم مین ابتداء ورم گرم مین نبض عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور وقت زیادتی ورم کے نبض مین عظم اور قوت اور تواتر اور صلابت اور تفاوت زیادہ ہوتا ہی اور جسوقت انتہا کو پہونچتا ہی تو صلابت اور ارتفاع قوی تر ہوتا ہی اور سرعت اور تواتر مین کمی واقع ہوتی ہی اور اگر ورم عرصہ تک قائم رہا تو نبض صلب

اور دقیق اور سریع اور متواتر ہوتی ہے پس اگر درازی مدت کی نہایت درجہ بڑھ جاوے تو سرعت زائل ہوکر نبض نملی ہوتی ہے اور جب ورم پختہ ہوکر پیپ اُس سے بہتی ہے اور بیماری مین نقصان واقع ہوتا ہے تو نبض قوی ہوجاتی ہے اور قوت بدستور آجاتی ہے اس نقشہ مین حالت تفصیلی درج کیجاتی ہے۔

حالت باعتبار مدت ورم	نبض	حالت باعتبار مدت ورم	نبض
ابتدائے ورم حار	عظیم و قوی و سریع و متواتر	اگر ورم عرصہ تک رہا	صلب و دقیق و سریع و متواتر
وقت زیادتی ورم	عظیم و قوی و متواتر و صلب	اگر درازی مدت کی بڑھ جاوے	نملی
وقت انتہائے ورم کے	صلب	جب ورم پک کر پیپ جاری ہوتی ہے	قوی

نوع تیسری باعتبار تغیر مقدار ورم کے اگر ورم عظیم ہے تو سب عارضون مین زیادتی ہوگی اور اگر ورم کم ہے تو سب عارضون مین کمی ہوگی

نوع چوتھی جو تغیر موافق عضو متورم کے علامات مختلفہ سے پیدا ہوا اس شکل پر ہے اگر ورم عضو عصبانی مانند معدہ اور امعا یعنی قولون اور مثانہ اور دہ وغشا مین ہے جو کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہے یا مثل اُس کے پس نبض منشاری اور صلب ہوگی اور اگر ورم ان اعضا مین کہ جنمین اوردہ اور شرائین زیادہ ہین مانند پھیپھڑہ اور طحال کے ہو تو نبض عظیم اور مختلف ہوگی اور اگر اوردہ زیادہ نہین ہین مثل جگر کے پس نبض عظیم اور مختلف

باعتبار ماسبق کے نہ ہوگی چنانچہ نقشۂ ہذا سے معلوم ہوگا۔

حالت موافق عضو متورم	نبض	حالت موافق عضو متورم	نبض
ورم معدہ ومعا ومثانہ	نشاری وصلب	ورم جگر	عظیم ومختلف
ورم ریہ وطحال	عظیم مختلف	+	+

نوع پانچوین

کہ تغیر بسبب طبیعت اور حس اعضاء متورمہ کے ہو یعنی اگر ورم حجاب یا معدہ مین ہو تو نبض اُسکی مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوتی ہی اس واسطے کہ طبیعت حجاب کی مانند طبیعت عصب کے ہی اور معدہ عصبانی ہے اسی وجہ سے دونون کا حس زیادہ ہی اور اگر ورم ریہ مین ہی تو نبض مانند صاحب خناق کے ہوگی اسواسطے کہ خناق مین قلب کو ہوا نہین پہونچتی ہی ایسا ہی ورم ریہ مین اور اگر ورم جگر مین ہے تو نبض مانند ذبول کے ہوگی اسواسطے کہ جب جگر مین ورم پیدا ہوتا ہی تو جگر غذا کو کیلوس نہین کرتا ہی تاکہ جزو بدن ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہی لامتناع وصول الغذاء اور اس نقشہ سے کیفیت حس اعضاء متورمہ معلوم ہوگی۔

حالت باعتبار حس اعضاء متورمہ	نبض	حالت باعتبار حس اعضاء متورمہ	نبض
ورم معدہ یا حجاب	صغیر وضعیف وعریض	ورم جگر	ضعیف وعظیم وتریح
ورم ریہ	صلب	+	+

فائدہ پندرھوان

بیان نبض اعراض نفسانی مین یعنی نبض وقت خوشی اور شادی کے عظیم اور

متفاوت اور غم مین ضعیف اور صغیر اور متفاوت یا بطی اور خوف ناگہانی مین سریع اور مرتعش اور مختلف مضطرب اور وقت خوف غیر ناگہانی کے صغیر اور ضعیف اور وقت غصہ کے نبض عظیم اور شاہق اور سریع اور متواتر ہوگی اور جب غصہ اور شرم اور خوف ملجا تا ہی یا واسطے تسکین غصہ کے تکلیف دیجاتی ہی تو اس حالت مین نبض مختلف اور حالت لذت مین نبض عظیم ہوگی اور اس نقشہ مین ہر ایک اعراض نفسانی سے مع نبض کے ملاحظہ ناظرین کے لیے لکھا جاتا ہی تاکہ آسانی سے دریافت کیفیت اُسکی ہو جاوے۔

حالت باعتبار اعراض نفسانی	نبض	حالت باعتبار اغراض نفسانی	نبض	حالت باعتبار اعراض نفسانی	نبض	حالت باعتبار اعراض نفسانی	نبض
خوشی و شادی	عظیم و متفاوت	خوف ناگہانی	سریع و مرتعش و مختلف	غصہ	عظیم شاہق و سریع و متواتر	لذت	عظیم
غم	ضعیف و صغیر و متفاوت و بطی	خوف غیر ناگہانی	ضعیف صغیر	غصہ و شرم و خوف جب باہم ملجاتا ہی	مختلف	+	+

فائدہ سولھوان بیان نبض امراض مین سرسام گرم مین نبض صغیر اور ضعیف اور ص... ب تپ گرم بشدت ہو تو نبض

عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اور نہایت زور اور شدت مین عظیم اور صغیر اور مرتعش اور مختلف اور سرسام سرد مین متفاوت اور بطی اور موجی اور دردسرگرم مین سریع اور متواتر اور دردسرسرد مین متفاوت اور بطی اور جنون مین صلب اور صغیر ہوگی اور اول سریع اور قوی بعدہ صلب اور صغیر اور ضعیف اور عشق مین غیر منتظم ہوتی ہی لیکن جس وقت عاشق محبوب کو دیکھتا ہی یا نام اُسکا سنتا ہے تو نبض معتدل اور عظیم ہوجاتی ہی اور لقوہ مین اگر تمدد ہی تو صلب اور فالج مین موجی اور ضعیف اور متفاوت اور بطی اور اگر قوت ضعیف ہی تو نبض ضعیف اور غیر منتظم اور مرگی بلغمی مین متفاوت اور بطی اور سوداوی مین صلب اور صغیر اور سکتہ مین موجی اور حمی یوم مین عظیم اور متواتر ہوگی اور اگر مختلف اور غیر منتظم ہے تو معلوم کرنا چاہیئے کہ حمی یوم نہین ہی اور حمی غبی مین اول نبض منخفض اور سریع اور مختلف اور درمیان تپ کے عظیم اور قوی اور غب خالصہ مین اول ضعیف اور صغیر اور متفاوت اور پھر عظیم اور غب غیر خالصہ مین ضعیف اور صغیر اور مختلف اور درمیان تپ کے عظیم پھر برعکس ہو غب خالصہ کے اور شطر الغب مین اول مختلف اور منخفض اور درمیان تپ مین ساتھ عظیم کے مائل اور حمی بلغمی مین اول منخفض اور صغیر اور ضعیف اور متفاوت پھر متواتر اور مختلف اور مطبقہ دموی مین ممتلی اور نرم اور عظیم اور قوی اور عظم کے ساتھ سرعت ہوگی اور اگر خون عفن ہی تو نبض عظیم اور سریع اور مختلف اور تپ ربع بلغمی مین نرم اور بطی اور تپ ربع صفراوی مین سریع

اور متواتر اور تپ ربع دموی مین عظیم و لین اور تپ ربع سوداوی مین صلب اور صغیر ہوگی یہ تمام دلائل اُسوقت صادق آتے ہین کہ جب کوئی مرض دوسرا مرکب نہو ورنہ ضرور اختلاف پیدا ہوگا اور اس تقسیم سے جملہ امراض متذکرۂ بالا اور اقسام نبض علیحدہ علیحدہ نقشۂ ہذا مین درج کیے جاتے ہین

نام مرض	اقسام نبض	نام مرض	اقسام نبض	نام مرض	اقسام نبض	نام مرض	اقسام نبض	میزان اقسام امراض مندرجہ نقشہ ہذا
سرسام حار	صغیر ضعیف صلب	لیکن جب محبوب کو دیکھا یا نام سنا	معتدل عظیم	درمیان تپ غضبی	عظیم و قوی	تپ ربع بلغمی	لین و بطی	
اگر تپ حار سرسام مین بشدت ہو	عظیم و سریع و متواتر	وصال محبوب مین	معتدل	غب خالصہ	ضعیف و صغیر و متفاوت و عظیم	تپ ربع صفراوی	سریع و متواتر	امراض دماغ
نہایت زور اور شدت مین	عظیم و صغیر و مرتعش و مختلف	لقوہ	صلب	غب غیر خالصہ	ضعیف و صغیر و مختلف	تپ ربع دموی	عظیم و لین	اقسام حمی
سرسام سرد	متفاوت و بطی و موجی	فالج	موجی و ضعیف و متفاوت و بطی	درمیان غب غیر خالصہ	عظیم	تپ ربع سوداوی	صلب صغیر	.
درد سر حار	سریع و متواتر	اگر قوت ضعیف ہے	ضعیف و غیر منتظم	شطر الغب	مختلف و منخفض	درمیان شطر الغب	عظیم	+
درد سر بارد	متفاوت و بطی	مرگی بلغمی	متفاوت و بطی	حمی بلغمی	منخفض و صغیر و ضعیف و متفاوت	بعدہ	متواتر مختلف	.
جنون	صلب و صغیر	صرع سوداوی	صلب و صغیر	مطبقہ دموی	ممتلی و عظیم و قوی	اگر خون عفن ہے	عظیم و سریع و مختلف	
ابتدا لین	سریع و قوی	سکتہ	موجی					
انتہا مین	صلب و صغیر و ضعیف	حمی یوم	عظیم و متواتر					
عشق	غیر منتظم	حمی غبی	منخفض و صغیر و سریع و مختلف					

عہ اکثر اطبا کے نزدیک خون عفن نہین ہوتا ہے بلکہ جو مادہ اسمین ملجاوے ۱۲

خاتمہ۔ چونکہ اقسام نبض جہان پر مؤلف نے بیان کئے ہین وہان پر ایک نقشہ امراض کا لکھ دیا ہے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ان امراض مین یہ نبض واقع ہوتی ہے اور جس مقام پر حالات کا ذکر کیا ہے وہان پر ایک نقشہ مع اقسام نبض تحریر کیا ہے مگر ایسا کوئی نقشہ اس مین نہین تھا کہ جس سے ایک جگہ کل امراض اور حالات جو اُس نبض مین واقع ہوتے ہین لکھے ہون پس مؤلف نے یہ نقشہ **دائرۂ مضامین النبض** واسطے ملاحظہ کے خاتمہ رسالہ ہذا پر لگایا ہے تاکہ کل حالات اور امراض متعلق ہر نبض کے ایک جگہ دیکھ لیے جاوین اور امراض پر جو ہندسے لکھے ہین اُن سے مراد تعداد امراض کی ہی جس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اسقدر مرض متعلق فلان اعضاء اس نبض مین ہوتے ہین اور تصریح اُنکی نقشہ امراض متعلق تعریف نبض سے معلوم ہوسکتی ہی اس نقشہ سے فقط تعداد امراض کی معلوم ہوجاویگی

الحمد للہ کہ یہ رسالۂ نادر غریب قواعد نبض عجیب اختتام کو پہونچا جس جدوکد سے مؤلف نے اس کو مجتمع کیا ہے ہر اہل تصنیف اُسے جانتا ہی خدا کرے کہ مقبول جہان ہو ہر خاص و عام اس کے فوائد کثیرہ سے فیضیاب ہوآمین ثم آمین شعر مؤلف

درین کتاب لسہوم گرت نظر افتد	بپوش از کرم خویش گو خطائے منست
قطعۂ تاریخ تکمیل تالیف رسالہ رقمزدہ مولوی محمد امجد صاحب محمود گویامو	
طرفہ تالیفے بشیر احمد نمود	یافت شہرت چون کتابش جا بجا

Scanned by CamScanner

خواست پس تاریخ مخمور از روش | تا فرستد پیش آن بحر ذکا

هاتف از روے طبابت سال آن
گفت در گوشم رسالہ خوشنما

۱۲۹۲ ف

دیگر

بشیر احمد حبیب با صفائم | چو از جد یافت میراث طبابت
سپے ادراک نبض ہر سقیمے | رقم زد مختصر با صد لطافت

بجستم سال آن در عین تعجیل
بگفت از من دلم نجم حذاقت

۱۳۰۲ھ

ایضاً رقمزدۂ حکیم محمد جعفر صاحب المتخلص بہ ساقی گوپاموی

تالیف بشیر است کتابے بفن طب | سلک دُرنایاب پے اہلِ غرض سُفت
امداد بجستم ز ساقی پے تاریخ | از بہر سنش آلۂ ادراک مرض گفت

۱۳۰۲ھ

قطعۂ تاریخ تکمیل تالیف ریختہ خامۂ ندرت طراز سید اصغر علی صاحب متخلص بہ شیدا گوپاموئی

تالیف نمود انتخابے	درفن شریف نسخۂ فرد
از بہر سنش ز ہاتف غیب	شیدائے نحیف جستجو کرد

مسموع شد از زبان بقراط
تالیف بشیر ماجی درد
۱۳۰۲ھ

خاتمۃ الطبع رسالۂ تعریف النبض از کار پردازان مطبع

الحمد للہ کہ رسالۂ نادر و اعجوبہ تعریف النبض جسمیں علاوہ بیان کل انواع و اقسام نبض کی پوری تعریف کے ایک نقشہ جدولیہ مین اِس امر کی تفصیل ہے کہ کون کون سی نوع اور قسم نبض کی کون کون سے مرض مین ضروری الوقوع ہوتی ہے مولفۂ سند حکما مستند اطبا

حکیم میرزا بشیر احمد صاحب گویا موئی بزبان سلیس اُردو مطبع نامی (راجہ) رام کمار وارث مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسب ایماء مرجع ارباب علم وفن جناب (راجہ) رام کمار صاحب ادام اللہ اقبالہٗ۔ مالک مطبع بار نہم بماہ جنوری سنہ ۱۹۵۱ء باہتمام بی، پی کپور سپرنٹنڈنٹ مطبع بہ حسن کتابت وصفائی طباعت وخوبی صحت زیور طبع سے آراستہ ہوکر رونق چشم افزائے عالمیان ہوا۔

اعلان

حق تالیف اس کتاب کا مصنف صاحب نے اس مطبع کو دیا ہے لہذا حسب منشاء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۷ء پر رجسٹری ہوگئی ہے۔

Scanned by CamScanner